REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3

جلد ۳۱ — شمارہ ۴۹

ہفت روزہ بدر قادیان

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۵ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۹ر دسمبر ۱۹۸۲ء — ۹ر فتح ۱۳۶۱ ہش — ۲۳ر صفر ۱۴۰۳ھ

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۶ر فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ربوہ سے تشریف لانے والے ایک مہمان محترم ناصر احمد صاحب کی زبانی موصولہ مورخہ ۵/۱۲/۸۲ کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ کیا خاطر المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان: ۶ر فتح (دسمبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و جملہ درویشانِ کرام خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

★ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی غرض سے سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ شروع ہو چکا ہے۔ اس بابرکت روحانی اجتماع کے انعقاد اور مہمانان کرام کے قیام و طعام کے انتظامات بسرعت پایۂ تکمیل کو پہنچائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نیک مقصد سے سفر اختیار کرنے والے تمام مخلصینِ جماعت کا حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں اپنے بے پایاں فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

جماعت احمدیہ اگر اپنی اصلاح نہ کرے تو وہ دنیا کی اصلاح کیسے کرے گی!

جھگڑوں اور تنازعات کی بیڑیاں اٹھا کر ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر نہیں چل سکتے!

جھگڑے ختم کرنے کے بارے میں نظامِ سلسلہ کی اطاعت نہ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی!

جماعت کے سب عہدیدار اور چھوٹے بڑے سب افراد جھگڑے ختم کرنے کے لئے جہاد شروع کر دیں

مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ: ۱۲ر نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احبابِ جماعت کو بعض ایسی خامیوں سے بچنے کی تلقین کی ہے جو جماعت میں راہ پا گئی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی کی تلاوت فرمائی:-

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ز يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (الاعراف: ۱۵۸)

ترجمہ:- وہ (لوگ) جو ہمارے اس رسول کی اتباع کرتے ہیں جو نبی ہے اور اُمّی ہے جس کا ذکر تورات اور انجیل میں اُن کے پاس لکھا ہُوا موجود ہے وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور بُری باتوں سے روکتا ہے اور سب پاک چیزیں ان پر حلال کرتا ہے اور سب بُری چیزیں اُن پر حرام کرتا ہے۔ اور ان کے بوجھوں کو (جو اُن پر لادے ہُوئے تھے) اور طوق جو اُن کے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے وہ اُن سے دور کرتا ہے۔ پس وہ لوگ، جو اس پر ایمان لائے اور اس کو طاقت پہنچائی اور اس کو مدد دی اور اس نور کے پیچھے چل پڑے جو اس کے ساتھ اُتارا گیا تھا۔ وہی لوگ، بامراد ہوں گے۔

حضور نے فرمایا گزشتہ ایک جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے بعض آیاتِ قرآنی کی رُو سے یہ مضمون بیان کیا تھا کہ دُنیا اور اس کی زندگی میں دلچسپی لینے کے دو مختلف نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ ایک بدی کا اور دوسرا اللہ کی مغفرت اور رضوان کا۔ یہ نیک انجام کیسے حاصل ہوتا ہے اس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے جو ابھی مَیں نے تلاوت کی ہے

(باقی صفحہ ۹ پر)

کارکنانِ جلسہ سالانہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی توقعات

اس خدمت کو معمولی نہ سمجھیں بڑی برکتوں والی ہے یہ خدمت!!! ان چند دنوں کو خدا کے لئے ۲۴ گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے۔ نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے بیمار ہو جائیں۔ کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ تھوڑی سی تکلیف ہی ہے جو آپ نے برداشت کرنی ہے۔ لیکن اس کے نتیجہ میں اس قدر رحمتیں ہیں جن کا آپ وارث بنتا ہے کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

پس ہارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات کی اور اس خدمت پر حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوئے انہیں بھی متوجہ کرتا ہوں کہ ۲۴ گھنٹے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت میں گزار کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے اَن گنت فضلوں کا وارث بننے کی کوشش کریں "

(الفضل ۸ر جون ۱۹۶۸ء)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ذیلی تنظیموں کے مرکزی اجتماعات سے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

روح پرور خطابات کا ملخص

(۱)

بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ کا پیار اپنے دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کریں

خطاب بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا الحمد للہ، بفضلہ تعالیٰ احمدی بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد اجتماع میں شریک ہے ۔ اللہ تعالیٰ آنے والوں کو جس طرح خیر و خوبی سے لایا اسی طرح خیر و خوبی سے ہی واپس لے جائے ۔ ہر شامل ہونے والے کا دل اپنے لئے خود کھول دے ۔ اپنا بنا لے ۔ اپنا غلام بنا لے ۔ اسی عمر میں اپنی محبت دلوں میں ڈال دے ۔ اور ایسی محبت عطا کرے کہ پھر وہ طفل کبھی اس محبت کو نہ چھوڑے ۔ حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ کی محبت ایک ایسا جذبہ ہے کہ جو دل میں ایک دفعہ پڑ جائے تو پھر ساری عمر ساتھ دیتا ہے ۔ اور جن دلوں میں بچپن میں یہ محبت داخل ہو جائے وہ ساری عمر خوش نصیب رہتے ہیں ۔ یہی عمر ہے جس میں آپ کو اپنے رب سے پیار کے آداب اور اللہ سے محبت کے آداب سیکھنے چاہئیں ۔ اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق قائم کرنا چاہیئے ۔ یہ ایسا تعلق ہو کہ آپ کے ماں باپ کا بھی درمیان میں واسطہ نہ ہو ۔ رب سے براہِ راست تعلق قائم کریں ۔ بچپن سے ہی اپنے رب سے مانگنا سیکھیں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ دے دے تو خوش ہوں ۔ اگر نہ دے تب بھی خوش رہیں ۔ جس طرح بچے کو ماں اگر کوئی چیز نہ دے اور اس پر بھی بچہ خوش رہے تو ماں کا پیار کئی گنا بڑھ جاتا ہے ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے ۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے وفا اور محبت کا اظہار کریں ۔ حضور نے فرمایا ابھی سے آپ یہ سلسلہ شروع کریں تو جب بڑے ہوں گے تو دیکھیں گے کہ آپ کی بچپن کی محبت ایک سمندر کی طرح وسیع ہو جائے گی ۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کے ایک ایسے سمندر میں داخل ہو جائیں گے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہوگا ۔

حضور نے ایک مثال کے ذریعہ یہ بات واضح کی اور بتایا کہ محمود ایاز کی کہانی بہت مشہور ہے ۔ ایاز ایک معمولی نوکر تھا اور محمود بادشاہ تھا ۔ مگر دونوں میں بہت محبت تھی ۔ اس سے لوگ جلنے لگ گئے ۔ ایاز روزانہ رات کو ایک جگہ خفیہ طور پر جاتا جہاں بڑے بڑے تالے لگے ہوئے تھے ۔ ایاز کے دشمنوں نے بادشاہ کے کان بھرے کہ ایاز نے ملک کی دولت لوٹ کر اکٹھی کر رکھی ہے ۔ اور روز رات کو وہاں جاتا ہے ۔ بادشاہ نے ایک روز ایاز کو اور اس کے خلاف شکایت کرنے والوں کو ساتھ لیا اور ایاز سے کہا کہ اس جگہ لے چلو ۔ وہاں گئے تو ٹرنکوں میں سوائے پھٹے پرانے کپڑوں کے کچھ نہ تھا ۔ ایاز نے کہا کہ میں یہاں اس لئے آتا ہوں تاکہ اپنی غربت کے دور کو یاد کر کے محمود کے احسانات کو تازہ کر سکوں ۔

حضور نے فرمایا اسی طرح سے آپ کو اپنے پیارے رب اللہ کے احسانات یاد رکھنے چاہئیں ۔ وہ جو ساری دنیا کا مالک ہے وہ جب احسان کرے تو یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم تو اس قابل نہیں کہ خدا تعالیٰ کے احسان کے مورد بنیں ۔ یہ تو سراسر اس کا فضل ہے ۔ جب ہم یہ راز سمجھیں گے اس وقت شکر ادا کرنے کے قابل ہو سکیں گے ۔ ایاز نے محبت کا یہ راز بتلا دیا ہے کہ انسان اپنی حیثیت کو نہ بھولے ۔ تب ہی آقا کے احسانات کا شکریہ ادا کر سکتا ہے ۔

حضور نے فرمایا ، اللہ سے محبت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو بھی دے اس کو خوشی سے قبول کریں ۔ چاہے وہ چیز آپ کی پسند کی ہو یا نہ ہو ۔ اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا اور بے شمار نعمتیں عطا کرے گا ۔ اسی ضمن میں حضور نے ایاز کا ایک اور واقعہ سنایا کہ ایک روز دربار میں بادشاہ نے ایک پھل کاٹا ۔ اور اس کی ایک قاش ایاز کو دی ۔ ایاز نے وہ ساری قاش مزے سے لے کر کھائی ۔ کہ لوگ سمجھے کہ یہ بہت لذیذ پھل ہے ۔ حالانکہ وہ نہایت کڑوا اور بدمزہ تھا ۔ چنانچہ جب بادشاہ نے دوسری قاش وزیر کو دی تو اس نے فوراً تھوک دی اور کھانے سے انکار کر دیا ۔ بادشاہ نے کہا ، دیکھو یہ ایاز کی خوبی ہے کہ جب میں نے ایک بار ایک خراب چیز دی تو اس نے یہ سمجھ کر محمود نے دی ہے خوب مزے سے کھائی ۔ اور سخت کڑوی اور بدمزہ قاش ساری کی ساری بغیر تردد کے کھا گیا ۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ بچوں پر بھی رحمت کرتا ہے ۔ جب چاہے دیتا ہے جب چاہے نہیں دیتا ۔ جب دے تو خوش رہو اور جب نہ دے تب بھی خوش رہو ۔ حضور نے فرمایا یہی عمر ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کی ۔ جب آپ ابھی سے اللہ سے محبت کریں گے تو دیکھیں گے کہ آپ بچوں میں سے ہی ولی اللہ پیدا ہوں گے ۔

حضور نے فرمایا ، اس کے لئے بعض باتیں بظاہر بڑی معمولی ہیں ۔ مگر بڑی اہم ہیں ۔ آپ نے ابھی عہد کیا ہے اور ہر دفعہ عہد کرتے ہیں کہ گالی نہیں دیں گے ۔ اس کے باوجود آپ میں سے بعض گالی دیتے ہیں ۔ پہلے آپ سچ بولنے کا عہد کرتے ہیں ۔ پھر گالی نہ دینے کا عہد کرتے ہیں ۔ اور عملاً دونوں کا انکار کرتے ہیں ۔ ایسے لوگوں سے تو خدا تعالیٰ محبت نہیں کرتا ۔ جب ہم کوئی مہمان گھر بلاتے ہیں تو گھر کی خوب صفائی کرتے ہیں ۔ تو آپ نے جس دل میں اللہ کو لانا ہے اس میں گالیوں کا گند ہوگا تو اللہ تعالیٰ کس طرح اس گھر میں آئے گا ۔ جس زبان سے آپ نے گالی دی اسی سے کس طرح ذکر الٰہی کریں گے ۔ کیا کبھی پاخانہ کرنے والے پاٹ میں بھی آپ نے کھانا کھایا ہے ؟ گندے برتنوں میں پاک کام کس طرح ہو سکتے ہیں ؟ حضور نے فرمایا دکھ ہوتا ہے جب کسی احمدی بچے کے منہ سے گالی سنتے ہیں ۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا بعض مائیں جو خود تربیت یافتہ نہیں ہوتیں منہ سے بُرے الفاظ نکالتی ہیں ۔ اس سے بچوں کی زبانیں گندی ہو جاتی ہیں ۔ حضور نے احمدی بچوں کو تلقین کی کہ اگر کوئی ماں گالی نکالے تو بچہ اس کو ٹوک دے ۔ وہ ایسی ماؤں کو سمجھائیں جو گندی عادتیں اور گندی باتیں سکھاتی ہیں ۔ حضور نے فرمایا جب غصہ آئے تو رُک جانا چاہیئے ۔ کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا چاہیئے ۔ گالی نہیں دینی چاہیئے ۔ حضور نے فرمایا جب آپ اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بہت انعام دے گا ۔ آپ کو عظمت کردار عطا ہوگی ۔ آپ کو رحمت باری ملے گی ۔

حضور نے دوسری بات بیان فرمائی کہ سچ کو اپنا شعار بنائیں ۔ سچائی کے بغیر کسی قوم کی تربیت ممکن نہیں ۔ بہت سے بچے کھیلوں اور مذاق میں عام جھوٹ بولتے رہتے ہیں ۔ جھوٹی کہانیاں اور قصے سناتے ہیں اور مذاق میں جھوٹ بولتے رہتے ہیں ۔ اور پھر کہتے ہیں میں تو مذاق کر رہا تھا ۔ تم پاگل بن گئے ۔ حالانکہ وہ خود پاگل بن رہا ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہ خود بے وقوف ہے ۔ وہ دوسروں کو کیا بے وقوف بنائے گا ۔ حضور نے فرمایا اصل قیمت تو سچائی کی ہے ۔ اس لئے جھوٹے مذاق نہ کریں ۔ کوئی جھوٹا مذاق کرے تو اس پر ہنسیں نہیں بلکہ اسے کہیں کہ یہ کیا گندی بات کی ہے تم نے ۔ کیا مزے مزے میں تم گند کھاؤ گے ۔ کیا کسی مہمان کے آنے پر اس کو خوش کرنے کے لئے یہ کہو گے کہ میں تھوڑا سا گند کھا لیتا ہوں ۔

حضور نے فرمایا ، یہ آپ کی شان کے خلاف باتیں ہیں ۔ آپ نے بڑی بڑی باتیں کرنی ہیں ۔ بڑے بڑے کام انجام دینے ہیں ۔ ہمارے ملک کے اخبارات احمدیت کے متعلق بے تکان جھوٹ بولتے ہیں ۔ ان کو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ۔ ان کا تو مقدر ہی یہ ہے ۔ ہم نے تو ان کا مقدر بدلنا ہے ۔ آپ اس بات پر راضی نہ ہوں کہ یہ گند کھا رہے ہیں تو کھائیں ۔ بلکہ ان کی اس حالت کو بدلنے کی کوشش کریں ۔ آپ کا فرض ہے کہ جھوٹ ختم کرنے کی کوشش کریں ۔ اور کہیں کہ ہم مسیح موعودؑ کے پیروکار ہیں ۔ تم بے شک ہمیں مسلمان نہ سمجھو لیکن سچائی میں ہم ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں ۔ کیونکہ ہم سچ بولتے ہیں ۔ اور آپ لوگ جھوٹ بولتے ہیں ۔ حضور نے فرمایا ۔ معاشرے کو پاک اور صاف کرو ۔ اس طرح سے جب آپ لوگ بڑے ہوں گے تو سچے خادمانِ دین کی زبان آپ کی زبان ہوگی ۔ اس کے نتیجہ میں سچائی کا نور بھر دینے والے عظیم الشان مجاہدین کی نسل تیار ہوگی ۔ جو ساری دنیا کو بدل کر رکھ دے گی ۔ حضور نے فرمایا کہ یہ چھوٹی باتیں ہیں ۔ لیکن خدا کرے کہ آپ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق ملے ۔ آمین ۔

(۲)

ہم نے ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برستے دیکھی ہے

اختتامی خطاب بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ، اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے مسجد اسپین کے افتتاح کو ہر لحاظ سے انتہائی بابرکت بنایا ۔ اور سارے سفر کے دوران ہی ہم نے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نصرتوں کے نشان دیکھے ۔ روح میں اس کی نصرت کے قدم چومتی رہیں ۔ حضور نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش تھی ۔ اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں ۔ میرا فرض ہے کہ میں آپ کو اس کی تفصیل بتاؤں ۔ تاکہ جب آپ ان یادوں کو ذہن میں رکھ کر اپنے رب کی حمد کریں تو آپ کے دل کی گہرائیوں سے حمد اٹھے ۔ اور آپ ایک عارف کی طرح حمد کریں ۔

حضور نے فرمایا یہ سارا سفر ہی اللہ تعالیٰ کے مختلف فضلوں کا مظہر بنا ۔ اس کے فضلوں کی موسلا دھار بارش برسی ۔ حضور نے فرمایا موسلا دھار بارش کی علامت یہ ہے کہ یہ جل تھل کر دیتی ہے ۔ خشکی میں بھی اور تری میں بھی ۔ مذہبی اصطلاح میں خشکی سے مراد غیر مذہبی دنیا اور تری سے مراد مذہبی دنیا ہے چنانچہ ہر دو مذہبی و غیر مذہبی دنیا میں جماعت احمدیہ کے دلوں پر اسلام کے حق میں ... اس کثرت سے فرشتے اترتے دیکھے کہ ان کی شدت دیکھ کر ہماری آنکھیں نمناک ہو جاتی تھیں ۔ یہ ... دل ہمارا ہی کہ ... ہمارے گیت گاتے ... حضور نے فرمایا یورپ کی جماعتیں جاتی ہیں کہ مشکل اور تکلیف ... کا ... ا

وقت گزارا ہے۔ اور اب کس طرح سے خدا نے اپنے فضل سے دلوں کو مربوط کر دیا۔ جو چہرے پہلے خاموش چہرے تھے اب ان پر رُوحانیت کی چمک آگئی ہے۔ جو آنکھیں خشک تھیں اب وہ اللہ کی یاد میں تر ہو کے آنسو بہا رہی ہیں۔

حضور نے فرمایا نمونے کے طور پر میں ان لوگوں کے لئے جن کی تسلی اعداد و شمار کے بغیر نہیں ہوتی یہ بتاتا ہوں کہ بعض یورپی ملکوں میں جماعت خود کفیل نہیں تھی۔ مگر دَورے کے دو تین دن کے اندر اندر ان کے دل اس قدر قربانی کی طرف مائل ہوئے کہ جب دوسرے ملک میں پہنچتے تھے تو پیچھے سے مبلغ کی اطلاع آتی کہ آج سے ہم اپنے اخراجات میں خود کفیل ہو گئے ہیں۔

حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے افضال قطروں کی طرح نہیں بلکہ موسلا دھار بارش کی طرح برسے ہیں۔ اور غیر معمولی طور پر ہر جہت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص میں ترقی ہوئی ہے۔

حضور نے فرمایا، یہ لمبی داستان ہے لیکن ضمناً اتنا بتا دوں کہ ہم نے غیر مذہبی دُنیا میں اللہ تعالیٰ کے تصرفات کے اس طرح کے نظارے دیکھے کہ خشونت اور شک سے بھری ہوئی آنکھیں تیزی سے تبدیل ہو کر دوستی میں اور پھر محبت میں بدل گئیں۔ پریس کانفرنسیں بھرپور مذہبی تبلیغ کا ذریعہ بن گئیں عیسائیت کے ... اخبارات جو محض حاضری لگانے آئے تھے واپس گئے تو اسلام کے حق میں تفصیلی مضامین لکھے۔ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام عیسائی اخبار کے ذریعہ سے لاکھوں افراد تک پہنچا۔ یورپ میں بسنے والی کروڑوں آنکھوں نے اسلام کا وہ چہرہ دیکھا جو حضرت مسیح موعودؑ نے دیکھا تھا۔ اور انہوں نے محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن کی گرمی دل میں اور تپش سینے میں محسوس کی۔ ہم کروڑوں روپیہ خرچ کر کے بھی یہ نتائج نہیں حاصل کر سکتے تھے۔

حضور نے فرمایا ایسے بھی ممالک ہیں جن کو ہم نے کہا کہ ہم سے پیسے لے کر اشتہار کی صُورت میں اور اصل قیمت سے کئی گُنا بڑھ کر پیسہ لے لو۔ اور یہ چھاپ دو کہ سپین میں خدا تعالیٰ کا گھر بنایا جا رہا ہے لیکن انہوں نے نہیں چھاپا۔ اس کے مقابل پر ایسے ایسے اخباروں نے بڑی تفصیل سے ہماری خبریں دیں جن میں سے ہر ایک کی اشاعت بعض بڑے بڑے پسماندہ ممالک کے سب اخبارات کی مجموعی اشاعت سے بھی زیادہ ہے۔ انہوں نے بڑی فراخدلی سے اشاعت کی۔

حضور نے سپین کی گزشتہ تاریخ کا تفصیلی جائزہ لیا اور فرمایا یہ وہ ملک ہے جس پر مسلمانوں نے ۸۰۰ سال تک حکومت کی اور یہ کوئی معمولی عرصہ نہیں۔ اس دَور میں سپین سارے یورپ نہیں بلکہ ساری دُنیا کے لئے روشنی کا مینار بنا رہا۔ اس کے بعد ایسی ہیبت ناک رات آئی جو ساڑھے سات سو سال پر پھیلی تھی۔ اس دَور میں سپین سے اسلام کا نام کلیتہً مٹا کر رکھ دیا گیا۔ ایسے شدید مظالم توڑے گئے کہ جن کی یاد سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بہت بڑی تعداد کو ملک سے نکال کر سمندر میں ڈبو دیا گیا۔ شدید غیر انسانی مظالم کئے گئے۔ اس کے لئے خاص اذیت پہنچانے والے آلات بنائے گئے۔ جو ایسے خوفناک تھے کہ وہ وقت گزر جانے کے بعد عجائب گھروں میں بھی لوگ نہ دیکھ سکتے تھے اور ان کی خوف کے مارے چیخیں نکل جاتی تھیں۔ حضور نے اس افسوسناک اور شدید تکلیف کے دَور کی تفاصیل بیان کیں۔ اور بتایا کہ اس ملک میں جگہ جگہ پر مساجد ہزاروں کی تعداد میں اب بھی موجود ہیں۔ اکثر کھنڈرات کی شکل میں ہیں۔ اور بعض اصل حالت میں۔ بعض کو گرجا بنا دیا گیا ہے۔ مشہور قلعہ الحمراء انتہائی حسین اور دلکش ہے۔ اس میں قدم قدم پر مسلمانوں کے لئے درد انگیز یادیں اُبھرتی ہیں۔ حیرت انگیز صنعت کاری کے نمونے عقل کو دنگ کر دیتے ہیں۔ جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کی صفات تحریر ہیں۔

حضور نے فرمایا اس صورتِ حال میں جہاں مسلمانوں کے لئے دُکھ کی یادیں ہیں وہاں اہلِ سپین کو یہ خدشات لاحق تھے کہ یہ سپین میں پاؤں جمانے والے مسلمان کہیں انتقام نہ لیں اور اپنی دوبارہ فتح کے منصوبے نہ بنائیں۔ سپین ویسے بھی عیسائی دُنیا میں سب سے زیادہ کٹر رومن کیتھولک فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔ جو اتنا سخت ہے کہ دُوسرے مذاہب تو درکنار وہ اپنے مذہب کے دُوسرے فرقوں کو بھی اپنے ملک میں گرجے بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔ حضور نے فرمایا، دُنیا میں مذہب کے نام پر سب سے زیادہ مظالم سپین میں توڑے گئے۔ یہ ملک گویا مذہب کے نام پر شدید ظلم کرنے کی ایک فیکٹری تھی۔

حضور نے فرمایا، یہ صورتِ حال تھی جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ پہلی بار سپین تشریف لائے۔ اس وقت بھی صورتِ حال ابھی تبدیل نہیں ہوئی تھی۔ حضور رحمہ اللہ نے بڑی دُعائیں کیں۔ گریہ وزاری کی کہ اللہ تعالیٰ پاک تبدیلی پیدا کر دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کی دُعاؤں کو سُنا۔ اور چند سال کے اندر اندر ملک میں انقلاب آگیا۔ سخت حکومت ختم ہو گئی اور جمہوری حکومت قائم ہو گئی۔ جس نے مذہبی آزادی کا اعلان کیا۔ اس طرح سے مسجد بنی۔

حضور نے فرمایا جو قوم صدیوں سے مذہبی تعصبات کا شکار چلی آ رہی ہو وہ چند دنوں میں تو اپنا مزاج نہیں بدل سکتی۔ اس لئے یورپ کے رہنے والے لوگ جو وہاں کے باشندے ہیں، کہتے تھے کہ وہ اہلِ سپین کو جانتے ہیں۔ وہ کبھی بھی اہلِ اسلام کے لئے اپنا دل نہیں کھول سکتے۔ یہ یورپ کے ماہر انسانوں کی رائے تھی۔ لیکن جب ہم لوگ گئے تو ایک حیرت انگیز انقلاب سے واسطہ پڑا۔ ہر احمدی جو وہاں جاتا تھا دنیا کے کسی بھی ملک سے اس کا چہرہ دیکھ کر اہلِ سپین پہچانتے تھے۔ خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ ہمارے دوست بچوں کے سامنے سے گزرتے تھے تو سپینش بچے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے لگتے۔ عیسائی مشرکین اور سپینش بچوں کے مُنہ سے لا الٰہ الا اللہ کے الفاظ ایسا سرور پیدا کرتے کہ دل پگھل جاتا تھا۔ حضور نے اپنا واقعہ بھی بیان فرمایا کہ حضور تھوڑی دیر کے لئے پیدرو آباد کا قصبہ دیکھنے گئے۔ وہاں کے بچوں نے حضور کو دیکھ کر سوالیہ انداز میں پوچھا لا الٰہ الا اللہ؟ حضور نے جواب دیا (وہاں کے انداز میں) لا الٰہ الا اللہ۔ اس پر ان بچوں نے بار بار لا الٰہ الا اللہ۔ لا الٰہ الا اللہ کا ورد شروع کر دیا۔

سارے اندلس میں تبدیلی

حضور نے فرمایا پیدرو آباد تو ایک معمولی سا قصبہ ہے اس کے ماحول میں تبدیلی آجانا اور چند ارد گرد کے دیہات کا متاثر ہو جانا کوئی ایسی غیر معمولی بات شاید نہ ہوتی۔ لیکن ہم نے سارے سپین میں سارے اندلس میں تبدیلی دیکھی۔ سپین کی پولیس اپنی سختی میں مشہور ہے۔ حضور نے اپنا ایک واقعہ بتایا کہ ۱۹۵۰ء میں حضور جب پہلی بار زمانہ طالب علمی میں سپین تشریف لے گئے تھے تو پولیس نے حضور کو روک دیا تھا۔ مگر چوہدری کرم الٰہی ظفر کی مداخلت پر حضور کو پورے عزت و احترام سے سپین میں سیر کرنے کی اجازت دی گئی۔ حضور نے فرمایا ایک وہ وقت تھا اور ایک یہ وقت یہ آگیا کہ میں نے سپین کی پولیس کا ... روپ میں دیکھا۔ ایک ایسے روپ میں کہ اللہ کے خاص فضل کے بغیر یہ سب کچھ ناممکن تھا۔ پولیس افسران آگے بھی اور پیچھے بھی ہوتے تھے۔ ایک ریاست سے دوسری ریاست میں داخل ہوتے وقت ریاست کی سرحد پر اگلی پولیس والے کاروں میں موجود ہوتے جو آگے بڑھ کر سلام کرتے اور حضور کے قافلے کو اپنی حفاظت میں لے لیتے۔ حضور نے فرمایا وہ صرف حفاظت ہی نہیں کرتے تھے بلکہ بے حد عزت کا اظہار کرتے تھے۔ حضور نے اس ضمن میں پولیس افسروں کی غیر معمولی محبت کے دو واقعات سنائے۔

حضور نے سپین کی پریس کا بھی ستائش کے ساتھ ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ ایک دفعہ پریس کانفرنس کے لئے حضور تشریف لائے تو حضور کے کانوں میں اھلًا و سھلًا و مرحبا کی آواز پڑی۔ حضور نے پوچھا یہ آواز کس کی ہے؟ تو حضور کو بتایا گیا کہ پریس والوں نے حضور کی محبت کی وجہ سے حضور کے استقبال کے لئے یہ الفاظ خاص طور پر سیکھے ہیں۔

حضور نے فرمایا ہمیں دنیا کے اور پریس سے بھی واسطہ پڑا ہے۔ کسی کا معیار ہے سو فیصد جھوٹ بولا جائے۔ کسی کا معیار ہے کہ نوے فیصد جھوٹ ہو۔ کسی کا معیار ستر فیصد اور اسی طرح یہ صورت مختلف جگہ پر مختلف ہے۔ مگر سپین میں کسی اخبار نے ایک لفظ بھی جھوٹ کا نہیں بولا۔ اور ہر وہ بات جو اسلام کی تائید میں ہم نے کہی تھی اس کو نمایاں کر کے شائع کیا۔ پریس کانفرنس کے علاوہ الحمراء محل دیکھنے گئے تو وہاں بھی آگئے اخباری نمائندے اور جو ہجوم ہمیں دیکھنے اکٹھا ہوا اس کو سپینش میں بتاتے کہ یہ تبلیغِ اسلام کے لئے آئے ہیں۔ حضور نے بتایا کہ جب میں وہاں سے چلنے لگا تو پریس والوں نے کہا کہ اب آخر میں صرف ایک فقرہ بتائیے جو ساری گفتگو کا لب لباب ہو۔ حضور نے فرمایا میں نے کہا:-

"جو چیز اہلِ سپین نے تلوار کے ذریعے سے مُسلمانوں سے چھینی تھی ہم محبت کے زور سے اسے دوبارہ فتح کرنے آئے ہیں۔"

حضور نے فرمایا یہی عنوان تھا اگلے دن کے اخبارات کا اور انہوں نے بلا کم و کاست اسے شائع کیا۔ حضور نے فرمایا سپین داخل ہوتے ہی ہم نے وہاں کے پریس کو بغیر کسی لیپ رکھے صاف صاف انداز میں یہ بتا دیا تھا کہ ہم ایک معمولی اور کمزور جماعت ہیں۔ ہم تو وہ ہیں کہ جن کو اپنے ملک میں بھی مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔ ہم کسی امیر کبیر مسلمان ملک کے نمائندے نہیں ہیں۔ ہم تو ایک چھوٹی سی جماعت کے نمائندے ہیں۔ جس کے افراد کی سپین میں کُل تعداد ۲۲ ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم تو صرف اپنے ربّ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندے ہیں۔ حضور نے فرمایا ... اور یہ اس ربّ کے بندے تھے جنہوں نے دونوں میں ایک پاک تردید پیدا کی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ تھا جس نے دل جیتے۔ ہمارا اس میں کوئی دخل نہیں تھا۔

حضور نے فرمایا کہ افتتاحی تقاریب کے منظر کی کیفیت کچھ ایسی ہی تھی کہ جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ سپین کافی گرم ملک ہے۔ شامیانے لگے ہوئے تھے اور وہ دن کافی گرم تھا۔ اور پھر بڑا لمبا پروگرام۔ تلاوت، نظم۔ پھر چوہدری ظفراللہ خان صاحب اور ڈاکٹر عبدالسلام اور کرم الٰہی ظفر صاحب کی تقاریر اور بعد ازاں ان کے ترجمے۔ ترجموں ... میں دوگنا وقت صرف ہوا۔ آخر میں میری تقریر تھی۔ حضور نے فرمایا مجھے یقین ہو گیا تھا کہ جب میری باری آئے گی صرف احمدی بیٹھے رہ جائیں گے۔ باقی سب چلے جائیں گے۔ کیونکہ سپین کی قوم تو مسلسل باتیں کرنے والی اور ایک جگہ ٹک کر نہ بیٹھنے والی ہے۔ مگر حضور نے فرمایا میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ سب اہلِ سپین آخری وقت تک بیٹھے رہے ... بھر گیا۔ اس کے ساتھ والی شاہراہ تک لوگ پھیلے ہوئے تھے۔

حضور نے فرمایا مسجد سپین کے افتتاح کی خبر ایک ہفتے تک سپین کے ٹی وی پر دن میں تین تین بار دکھائی جاتی رہی۔ اور پھر ٹی وی والوں نے اس کی فلم اپنے خرچ پر یورپ۔ امریکہ و دیگر

ممالک کو بھجوائی ۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں جہاں احمدیت پر پابندیاں ہیں یہ فلم دکھائی گئی ۔

حضور نے فرمایا کون کہتا ہے کہ یہ مبالغہ ہے ۔ ہم نے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو بارش کی طرح برستے دیکھا ۔ حضور نے بڑے جلالی انداز میں فرمایا ، میں اللہ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ۔ اس میں ذرہ بھی مبالغہ نہیں ۔ جو ہم نے دیکھا اس کو ہماری زبانیں بیان ہی نہیں کر سکتیں ۔

حضور نے فرمایا ، ہمارے پاس تفصیلی رپورٹیں دنیا بھر کو بھیجنے کا کوئی انتظام نہیں تھا ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مدد کی ۔ بیلجیم کا ایک نمائندہ ریڈیو اور ٹی وی کی خبریں سن کر پہنچ گیا ۔ جنیوا کے سب سے زیادہ اشاعت والے اخبار نے مسجد بشارت اور احمدیت پر مضمون لکھا ۔ حضور نے سپین کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول کا ذکر فرمایا ۔ اور اس کی بعض مثالیں بیان فرمائیں ۔

آخر میں حضور نے فرمایا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے کیا ۔ اس پر میں یہ کہتا ہوں کہ ساری دنیا کے احمدیوں کی دعاؤں کے آنسوؤں کا جو قطرہ زمین پر گرتا وہ بخارات بن کر آسمان کی طرف اُڑ جاتا اور آسمان سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی موسلا دھار بارش بن کر برستا ۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ فضلوں اور رحمتوں کا یہ سلسلہ برقرار رکھے اور اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق دے ۔ تاکہ ہم پہلے سے بڑھ کر اس کی نعمتوں کو حاصل کرنے والے ہوں ۔ اور خدا تعالیٰ کے خزانے جو لا انتہا ہیں جن کو کوئی ختم نہیں کر سکتا ، ان کو حاصل کرنے والے ہوں ۔

اس کے بعد حضور کرسی پر تشریف فرما ہوئے ۔ اور اجتماعی دعا کروائی ۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے اپنی حفاظت میں آپ لوگوں کو واپس لے جائے ۔ اپنی محبت عطا کرے ۔ آپ سب اس کے وفادار بن جائیں ۔ اور وہ آپ کی دعا قبول کرنے والا ہو ۔ اور آپ کو پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔

(۳)

لجنہ اماء اللہ کو تبلیغ کا ایک وسیع منصوبہ شروع کرنے کی ہدایت

خطاب بموقعہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا ۔ اس دفعہ یورپ کے دورہ کے دوران اخبار نویسوں سے جو سوالات ہوئے ان کا ایک حصہ اسلامی معاشرہ کے تعلق میں عورت کے بارہ میں تھا ۔ اور ایک حصہ دیگر عمومی مسائل کے متعلق تھا ۔ انگلستان کے ایک شہر میں ایسی ہی ایک مجلس میں جب رفتہ رفتہ پریس کے نمائندوں میں ایک تبدیلی نظر آنے لگی اور وہ اس طرف مائل ہوتے نظر آئے کہ اسلام کی جو تشریح جماعت احمدیہ کرتی ہے وہ ایک زندہ اور غالب آنے والی تشریح ہے ۔ تو بالآخر ایک اخباری نمائندے کے ایک سوال کے ذریعے اس تاثر کی بڑی مضبوطی تصدیق فراہم ہو گئی ۔

حضور نے فرمایا اس اخباری نمائندے نے سوال کیا کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ کی جماعت پر بعض ممالک میں بڑے بڑے مظالم ہوئے ہیں ۔ اور بڑے خوفناک ۔ بتلایئے آپ لوگوں پر آئے ہیں ۔ اگر آپ کی جماعت غالب آگئی تو آپ ان لوگوں سے کیا سلوک کریں گے جنہوں نے آپ کو دکھ دیئے ہیں ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ، اس طرزِ فکر سے معلوم ہوا کہ واقعی یہ اخباری نمائندے یہ سمجھنے لگے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک ایسی زندہ حقیقت ہے جس نے بہرحال غالب آنا ہے ۔ حضور نے فرمایا اس موقعہ پر مجھے اپنا ایک بہت پچیس سال پرانا خواب یاد آگیا ۔ اس خواب میں میں نے دیکھا کہ غیر از جماعت دوستوں اور بعض علماء کرام کے درمیان سلسلہ سوال و جواب کی ایک محفل چل رہی ہے ۔ رفتہ رفتہ مخالف گروہ میں ایک پاک تبدیلی کے آثار رونما ہوتے ہیں ۔ ایک کہتا ہے کہ ہم نے آپ پر اتنے مظالم کئے ہیں کہ اگر آپ غالب آگئے تو ہم سے تمام بدلے لیں گے اس لئے ہم نے کسی قیمت پر احمدیت کو غالب نہیں آنے دینا ۔ حضور نے فرمایا ، علماء کرام نے اس کا جواب دینا شروع کیا ۔ مگر میں نے دل میں بے چینی محسوس کی کہ جیسے اُن کے جواب سے تسلی نہ ہو رہی ہو ۔ آخر کار مجھ سے نہ رہا گیا اور میں کھڑا ہو گیا اور میں نے کہا :-

"میں لجنہ اماء اللہ کے ان تیروں میں سے ہوں جو خاص وقت اور خاص اہم ضرورت کے لئے بچا کر رکھے جاتے ہیں ۔ لیکن بعض ہنگامی ضرورتیں ایسی بھی پیش آجاتی ہیں کہ بعد کے لئے بچائے ہوئے تیر پہلے ہی استعمال کرنے پڑ جاتے ہیں ۔ اور آج ایسا ہی وقت ہے ۔"

حضور نے فرمایا میں خواب میں بھی حیران تھا کہ بات کیا ہے کہ میں کیوں ایسا کہہ رہا ہوں ۔ اس کے بعد میں نے غیر از جماعت علماء کے سوال کے جواب میں کہا میں آپ کو صحیح جواب دیتا ہوں ۔ ہمارا آپ کا مقابلہ دو دشمنوں کا مقابلہ نہیں بلکہ عاشق و معشوق کا مقابلہ ہے ۔ جب محبت کرنے والے کو اپنے محبوب سے بدلے نہیں لیا کرتا وہ پاؤں پڑا کرتا ہے ۔ منتیں کرتا ہے کہ معاف کر دو ۔ کرتا ہے یا تو زیادتیاں ہوئی ہیں یا دل آزاریاں ہوئی ہیں ان کی معافی دے دو ۔ عاشق کی فتح کا تو یہ رنگ ہوتا ہے ۔ اس لئے محبوب کے لئے کسی خوف کا سوال نہیں ۔

حضور نے فرمایا خواب میں ہی میرے اس جواب سے مخالف علماء میں اطمینان کی لہر دوڑ جاتی ہے اور وہ سمجھ جاتے ہیں کہ ان سے رحمت کے سوا کسی اور چیز کی اُمید نہیں ۔

حضور نے فرمایا ، دورہ کے دوران یہ خواب مجھے اچانک یاد آئی اور خواب یاد آجانے اور اس کے بیان کرنے کے دوران کئی باتیں مجھے یاد آئیں کہ لجنہ کا لفظ عربی میں مردوں اور عورتوں دونوں گروہوں کے لئے بولا جاتا ہے ۔ دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء لجنہ کے الفاظ کے استعمال سے یہ تھا کہ لجنہ کو بھی مجاہدین کی صفِ اوّل میں شامل کیا جائے ۔ اور جب تک عورتوں سے بھی ان کی حیثیت کے مطابق میدانِ جہاد میں کام نہ لیا جائے گا بات نہیں بنے گی ۔

حضور نے فرمایا تیسری بات سرسری طور پر میرے ذہن میں یہ آئی کہ میری والدہ (حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا ۔ ناقل) کا لجنہ سے پرانا خادمانہ تعلق تھا اور میرے بچپن میں جب حضرت سیدہ ام ناصر نور اللہ مرقدہا لجنہ کی صدر تھیں اور میری والدہ سیکرٹری جنرل تھیں تو لجنہ کے بہت سے اجلاسات ہمارے گھر میں ہوتے تھے ۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے بچپن کے بہت دلچسپ ایام لجنہ کے اجلاسوں کی یاد کے سنائے اور فرمایا کہ شاید یہی وجہ تھی کہ علاوہ اور باتوں کے اللہ تعالیٰ نے لجنہ کا نام میرے ذاتی تعلق کی وجہ سے لیا ۔ حضور نے فرمایا ، نہ میری حیثیت اس وقت کچھ تھی اور نہ مجھے چاہیئے تھا ۔ اس لئے میں نے اپنے اس خواب کا اظہار کسی سے نہ کیا ۔

حضور نے فرمایا اب موقعہ ہے کہ میں آپ کو سب باتیں بتاؤں ۔ حضور نے فرمایا ، سب سے اہم بات یہ ہے کہ لجنہ اماء اللہ یعنی جماعت احمدیہ کی مستورات کو جہادِ تبلیغ میں بھرپور حصہ لینے کے قابل بنایا جائے ۔ اس سفر کے دوران جب سے یہ رؤیا مجھے یاد آئی اس کے بعد سے میں نے مستورات کو میدانِ جہاد میں لانے کے بارے میں خاص توجہ کی ۔ اور عجیب اتفاق ہے کہ ابھی میں پاکستان سے روانہ بھی نہ ہوا تھا کہ پہلے ہی یہ بات میرے ذہن میں آئی کہ مستورات کو بھی تبلیغ کی طرف متوجہ کیا جائے ۔

تبلیغ کا عالمی منصوبہ

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی اس سکیم کے خد و خال واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا سب سے پہلا مرحلہ یہ ہے کہ مختلف علاقے ، شہر اور ممالک کی خواتین خود فیصلہ کریں گی کہ وہ اس مجاہدے میں کس رنگ میں شامل ہو سکتی ہیں ۔ حضور نے فرمایا ، قرآنی لائحہ عمل کے مطابق حکمت کے ساتھ اس کام کو انجام دینے کے لئے سب حالات کے مطابق الگ الگ لائحہ عمل مقرر کیا جائے ۔ عورتیں ایک خاص مقام احترام کا رکھتی ہیں ۔ جماعت کسی ایسی سکیم کی اجازت نہیں دے سکتی جس سے عورت کے احترام کو گزند پہنچے ۔ اس لئے اپنے مخصوص دائرے میں اپنے حالات کے اندر رہتے ہوئے عورتیں کام کریں ۔ ہر عورت کی سہیلیاں ہوتی ہیں ۔ ان کو کسی کی دل آزاری کئے بغیر اور غلط فہمیوں میں پڑے بغیر تبلیغ کی جائے اور تمام خواتین کو چھوٹے بڑے دائرے بنا کر جہاں جہاں ممکن ہو تبلیغ میں جھونک دیں ۔

حضور نے فرمایا ، یہ ایک مرکزی منصوبہ ہو گا جس کا تعلق صرف پاکستان سے نہیں بلکہ اس کا تعلق تمام دنیا کی لجنات سے ہو گا ۔ اس لئے چھوٹے یونٹس اپنی سکیمیں بنا کر مرکز کو راہنمائی کے لئے لکھیں ۔ یہاں مرکز میں ان پر اجتماعی طور پر غور کر کے مرکزی منصوبے کے خد و خال ظاہر ہوں ۔ مثلاً شیخوپورہ یا سرگودھا ہے ۔ بڑا کام کرنے والی جماعتیں ہیں ، یہ ایک منصوبہ بنائیں ۔ اس میں کوئی بات حکمت کے خلاف نہ ہو ۔ ملک کی فضا کو مکدر نہ کریں ۔ امن بہرحال قائم رکھنا ہے ۔ قیامِ امن لازمی بات ہے ۔ اسلام کا فخر ہے یہ بات کہ اسلام کبھی تلوار کے زور سے نہیں پھیلا ۔

ہم مسلمان ہیں ۔ اور ہمارا یہ دعویٰ کرنا ہمارا پیدائشی حق ہے اور مسلمان کی تعریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے کہ جس کے قول و فعل سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں ۔ اس لئے ہم نے کسی کو دکھ نہیں پہنچانا ۔ چونکہ ہم سچے مسلمان ہیں اس لئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو اپنے عمل سے صحیح ثابت کریں گے ۔ اس لئے اس سکیم میں کسی جگہ بھی کسی کی بھی دل آزاری کا پہلو نہیں ہونا چاہیئے سوائے محبت اور رحمت کے اور کوئی جذبہ اس کے پیچھے نہ ہو ۔ کیونکہ یہ جذبہ ہمیشہ غالب آتا ہے گالیاں بھی کتنی پڑیں تو مسکرا کر جواب دو ۔ اور بتاؤ کہ ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلام زادیاں ہیں ۔ تم گالیاں دو ، ہم تمہیں دعائیں دیں گے ۔ اس حوصلہ اور عزم سے تبلیغ کا منصوبہ بناؤ ۔

حضور نے فرمایا اس منصوبے کی کچھ باتیں میں ابھی بتا دیتا ہوں ۔ باقی باتوں کے بارے میں بعد میں مجھ سے صدر لجنہ ہدایات لے لیں ۔ اس سلسلے میں مرکزی منصوبہ بنا کر یہ بتایا جائے کہ مختلف لجنات کتنی بڑی کمندیں ڈالنا چاہتی ہیں ۔ اور ان کا منصوبہ کیا ہے ؟ اور ذرائع کیا ہیں ؟ آخری منظوری مجھے دکھا کر دی جائے ۔ اور جو باتیں ایک بار منظور ہو جائیں ان کے بارے میں دوبارہ منظوری لینے کی ضرورت نہیں ۔ پاکستان سے باہر ہر ملک کی لجنہ اپنے اپنے ملک کے امیر سے

منظوری لینے کے بعد مرکز میں بھیجیں۔ اور اعداد و شمار کی رُو سے یہ بھی ٹارگٹ بتائیں کہ آئندہ سال کے لئے اتنے احمدی بنانے کی سکیم ہے۔

حضور نے فرمایا اس منصوبے کو کامیاب بنانے کے لئے لجنہ مرکزیہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لجنات کی مدد کریں۔ اور ان کی ضروریات پوری کریں۔ اس سلسلے میں دو ذرائع ہیں۔

(۱)۔ لٹریچر کے ذریعے۔ (۲) صوتی ذرائع سے۔

حضور نے فرمایا صوتی ذرائع میں بہت سے ایسے فوائد ہیں جو تحریری ذرائع میں نہیں۔ ایک تو اشاعت کی تیاری میں تاخیر بہت ہوتی ہے۔ اخراجات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسی رکاوٹوں سے بچنے کے لئے صوتی ذرائع استعمال کرنا ضروری ہے۔ اس میں ریڈیو ٹیپ اور کیسٹ کے ذرائع شامل ہیں۔ حضور نے فرمایا، مختلف زبانوں میں کیسٹ تیار کر کے بھجوائی جائیں۔ ہم ان کا ترجمہ کروائیں گے۔ اور ترجمہ کر کے اُن کو بھجوائیں گے۔ اس میں سوال و جواب کی ٹیپ بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ غیر معمولی طور پر اثر کرنے والی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف، صحابہؓ کے واقعات، تبلیغی مسائل۔ اختلافی مسائل۔ عام مذاہب کو چیلنج کرنے والی باتیں ان میں شامل ہوں گی۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم کے الفاظ میں بڑی زبردست تاثیر ہے۔ اس لئے آیات کا انتخاب کر کے صاف آواز میں صحیح تلفظ سے ریکارڈ کیا جائے۔ پھر اس کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کروایا جائے۔ سب سے اچھی تلاوت کرنے والی کا انتخاب کیا جائے۔ تمام دُنیا کی لجنات اپنی اپنی جگہ اچھی تلاوت کا مقابلہ کروائیں۔ اور سب سے اچھی تلاوت کا نمونہ مرکز میں بھجوائیں۔ اور پھر یہ ریکارڈنگ بھی صرف ایک آواز میں نہ ہو کیونکہ کسی کو کوئی آواز پسند ہوتی ہے کسی کو کوئی دوسری آواز پسند ہوتی ہے۔ اس سے صحیح تلفظ بھی سکھایا جا سکے گا اور پُر اثر آیات بھی سُنائی جا سکیں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تبلیغ کا جو بھی موقعہ ہو قرآن کریم کو اس سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا مطلب نہ بھی سمجھ میں آئے تب بھی طبائع پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے کلام الٰہی کو تبلیغ کا سب سے مؤثر ذریعہ سمجھنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا، قرآن کریم کے علاوہ احادیثِ نبوی کی بھی ایسی ٹیپیں تیار کی جائیں جو مستورات کی تربیت سے متعلق ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے بہتر الفاظ دُنیا میں کسی انسان کو نصیب نہیں ہوئے۔ چھوٹی چھوٹی احادیث کا انتخاب کر کے کیسٹ تیار کی جائے۔ اس کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام بڑا پُر شوکت کلام ہے۔ یہ کلام بھی حضور اقدسؑ کے آقا کے کلام کی برکت سے غیر معمولی برکات کا حامل کلام ہے۔ نثر میں بھی اور نظم میں بھی۔ اور ہم کوشش کریں گے کہ غیر زبانوں میں ترجمہ ہو تو وہ بھی نظم کی صورت میں کروایا جا سکے۔ اس کو اُردو میں بھی بھیجا جائے اور ترجمہ شدہ صورت میں بھی۔ تاکہ ایک حبشی بچہ بچی یوروبا زبان میں بھی اور اُردو زبان میں بھی گلی گلی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں گاتا پھرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں یہ اصولی ہدایت بھی دی کہ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ تینوں تنظیمیں ایک دوسرے کا انتظار کئے بغیر اپنی اپنی جگہ پر کام شروع کر دیں۔ اس کے بعد مرکز اپنے طور پر اس کام کو اکٹھا کر دے۔ اور اس کے لئے مرکزی عہدیداروں پر مشتمل ایک گروپ بنا دیا جائے گا۔

حضور نے فرمایا مختلف ممالک میں اس سکیم کی کامیابی سے تنفیذ کی ذمہ داری مرکز کی ہے۔ اس سلسلے میں نگرانی اور بار بار یاد دہانی کی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا، جہاں تک سوال و جواب کی کیسٹ کا تعلق ہے ایک مرکزی کیسٹ تیار کی جائے مختلف ممالک میں اس کا ترجمہ کر کے ہر جگہ ایک ماسٹر کاپی موجود ہو جس سے آگے کاپیاں بنوائی جائیں اور ہر ملک کے لئے جو ماسٹر کاپی تیار ہو اس کی ایک نقل لجنہ مرکزیہ کے پاس ہو۔ پھر تمام دُنیا کی لجنات کے پاس مختلف زبانوں میں کیسٹوں کی کاپیاں بھی موجود ہوں۔ تاکہ اگر کسی اور مُلک کی کوئی عورت ان کے پاس آ جائے تو اس کو اس کی زبان میں تبلیغ کی جا سکے۔ ان کیسٹوں میں مزید معلومات کے لئے مشنوں کے ایڈریس بھی بیان کئے جائیں۔ حضور نے فرمایا، یہ کام سستا بھی ہے اور اس میں سٹاک رکھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اور سٹاک ختم ہونے کا خطرہ بھی نہیں۔ ایک ماسٹر کاپی سے جب ضرورت ہو اور ٹیپیں تیار کی جا سکتی ہیں۔ حضور نے فرمایا، اس کام کے لئے جو چیزیں درکار ہوں مرکزی لجنہ کو چاہیئے کہ منگوائے۔ انگلستان اور جرمنی کو معلومات کے لئے لکھیں۔ جس پر جتنی ڈیوٹی لگتی ہو دیں۔ پچاس ہزار روپے بھی ڈیوٹی دینی پڑے تو دیں۔ پیسے نہیں ہیں تو مجھ سے لے لیں ــــ !!

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ اندازہ کر کے مجھے بتائیں کہ اس سکیم کو کتنے عرصے میں عملی جامہ پہنانا ممکن ہو گا۔ حضور نے فرمایا، اس کام میں زیادہ سے زیادہ کارکنات کو شامل کیا جائے۔ کام کرنے والیوں کا دائرہ وسیع کیا جائے۔ حضور نے وضاحت فرمائی کہ نئی کارکنات کو شامل کرنے سے میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ جو بے پردہ ہیں یا اسلامی اُصولوں کی باغی ہیں اور کُھلے بندوں پھرتی ہیں اور کوئی خیال نہیں کرتیں ان کو بھی شامل کیا جائے، ایسی عورتوں کو ہرگز شامل نہ کریں۔ ان کو کام نہیں دینا۔ ہاں جو مخلص نیک بچیاں ہیں اُن کو شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔

اس کے بعد حضور نے دُعا کروائی اور ساڑھے بارہ بجے واپس تشریف لے گئے۔

(۴)

نوجوانوں کو زندگیاں وقف کرنے کی تحریک بھی انصار اللہ کی ذمہ داری ہے

افتتاحی خطاب بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا، اللہ کا فضل اور احسان ہے اور اسی کی حمد کے گیت گانے چاہئیں کہ جماعتِ احمدیہ مسلسل نیکی کے ہر میدان میں پہلے سے آگے ہی قدم بڑھاتی جا رہی ہے۔ اور ہمارا ہر اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے زیادہ بابرکت اور پُر رونق ہوتا ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اجتماعات میں شامل ہونے والے نئی اُمنگیں اور نئے ولولے لے کر واپس جاتے ہیں۔ اور ان کا آنے والا سال پچھلے سال سے ہر پہلو سے بہتر ہوتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک ایسا زندہ نشان ہے کہ دُنیا کی کوئی مخالفت اس کو جماعت احمدیہ سے نہیں چھین سکی۔ اور دُنیا کی کوئی مخالفت اس کو جماعتِ احمدیہ سے کبھی بھی نہیں چھین سکے گی۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اسی خدا کے فضل و رحمت اور برکتوں کے سائے تلے آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

حضور نے فرمایا، امسال کے اجتماع انصار اللہ میں اگرچہ بعض پہلوؤں اور اُن کے اعداد و شمار کے لحاظ سے معمولی سی کمی ہے مگر مجموعی لحاظ سے آج حاضری میں نمایاں اضافہ ہے۔ مجالس کی تعداد گزشتہ سال کے مقابلے میں قدرے کم ہے یعنی گزشتہ سال کی ۷۲۲ مجالس کی حاضری کے مقابلے میں آج اس وقت ۶۷۱ مجالس حاضر ہیں۔ اور اراکین کی تعداد کے لحاظ سے بہت معمولی یعنی ۳۱ کی کمی ہے۔

یاد رہے کہ پچھلے سال زائرین کو ملا کر کُل حاضری ۴۱۶۱ تھی۔ جبکہ امسال ۴۱۳۰ ہے۔ تاہم پچھلے سال کی نسبت سے زائرین کی تعداد میں ۹۹۶ افراد کا اضافہ ہے۔

حضور نے فرمایا اس طرح سے جو معمولی کمی ایک طرف سے پیدا ہوئی اس کو دُوسری طرف سے اللہ تعالیٰ نے پُورا فرما دیا۔ سائیکل سواروں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا، انصار سائیکل سوار بھی امسال نئی منزلیں طے کر رہے ہیں۔ انصار کی بہت سی ایسی مجالس حاضر ہوئی ہیں جو پچھلے سال نہیں آئی تھیں۔ ان میں اضلاع جھنگ، سیالکوٹ، اوکاڑہ، راولپنڈی اور ملتان شامل ہیں۔ حضور نے فرمایا، امسال انصار نے سائیکل پر آنے کے ضمن میں بعض اَور منزلیں بھی طے کی ہیں۔ پہلے بالعموم سائیکل پر آنے والے انصار کی اوسط عُمر کم ہوتی تھی۔ خدام سے نکل کر جب انصار میں شامل ہوتے تھے تو قریب کے زمانے تک ہی انصار یہ سمجھتے تھے کہ وہ سائیکل پر سفر کر سکتے ہیں۔ لیکن امسال گزشتہ سال کی نسبت اس پہلو سے بھی نمایاں اضافہ ہُوا ہے اور یہ انصار کی ہمتوں کی جوانی کا نشان ہے۔ اس سال سب سے زیادہ عمر کے جو انصار بزرگ سائیکل پر آئے ہیں اُن کی عمر ۸۰ سال ہے۔ اُن کا نام مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ہے۔ اور یہ چک ۱۱ جھور ضلع شیخوپورہ سے سائیکل پر اس اجتماع میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اَور جوان ہمت انصار مکرم علی محمد صاحب ہیں جن کی عمر ۷۵ سال ہے۔ اور یہ ۷۵ میل کا سفر طے کر کے تھرپارکر سے سائیکل پر آئے ہیں۔ اُن کے ساتھ ایک نوجوان نومسلم ہیں جن کے والدین ابھی ہندو ہیں اور انہیں حال ہی میں اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہ پہلے سالانہ اجتماع خدام پر بھی آئے تھے اب ان بزرگ مکرم علی محمد صاحب کے ساتھی بن کر آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ ہر رنگ میں اپنی محبت اور پیار کے جلوے دکھا رہا ہے۔ اور دن بدن احمدی بوڑھے جوان ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ بات انصار کے لئے خوشی اور خدام کے لئے ایک لحاظ سے فکر کی بات ہے۔

حضور نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے (جبکہ حضور خود صدر مجلس انصار اللہ تھے) کے دَور کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا، پہلے میں انصار کے ساتھ ہُوا کرتا تھا کوشش بھی ہوتی تھی اور دُعا بھی کرتا تھا کہ انصار خدام سے آگے نکل جائیں۔ اس سچے اسلامی مقابلہ کی رُوح فاستبقوا الخیرات کے پیشِ نظر یہ کوشش ہوتی تھی۔ مگر اب تو میں دونوں میں سانجھا ہو گیا ہوں۔ اب ممکن نہیں کہ ایک کے لئے دوسرے سے بڑھ کر دُعا کروں۔ اب تو جو جیتے گا اس کی زیادہ خوشی ہو گی۔ حضور نے فرمایا انصار کو پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنے اُوپر سے بڑھاپے کا داغ مٹا کر جوانوں کو جوان ہمتوں سے چیلنج کریں اور جوانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی جوانیوں کی لاج رکھیں۔ اور بوڑھوں کو آگے نہ نکلنے دیں۔ حضور نے فرمایا بعض پہلوؤں سے انصار کو فوقیت بھی ہے کہ وہ عُمر کے ایسے حصے میں ہیں جہاں عبادت اور دُعاؤں کی زیادہ توفیق ملتی ہے۔ بعض انصار ایسے ہیں جو کچھ نہیں کر سکتے۔ مگر بیٹھے بیٹھے وہ جو دُعائیں کرتے ہیں ان میں اتنی قوت اور توانائی ہوتی ہے کہ وہ ہزاروں چلنے والوں سے آگے نکل جاتے ہیں۔

حضور نے اس ضمن میں بطور مثال حضرت مولوی محمد دین صاحب کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا حضرت مولوی محمد دین صاحب کی عمر ایک سو سال سے تجاوز کر چکی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

قدیمی اور نہایت مخلص صحابہؓ میں سے ہیں۔ بولنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ جب میں سپین سے واپسی پر ان کو ملنے گیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ بہت دعائیں کرتے رہے ہیں۔ اور ان کو یہ حسرت رہی کہ کاش وہ بھی مسجد سپین کے افتتاح میں شامل ہو سکتے۔ حضور نے فرمایا، میں نے انہیں کہا کہ آپ کی جگہ خدا تعالیٰ کے فرشتے شامل ہوئے اور آپ کی دعاؤں کی قبولیت کا نظارہ ہم نے اپنی آنکھوں سے وہاں دیکھا۔ حضور نے فرمایا ایسے لوگوں کی دعاؤں میں وہ طاقت ہے کہ وہ عرش کے پائے ہلا دیا کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا انصار کو بھی دعاؤں کی قوت سے بہت تیزی سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ وہ اپنی ہر قسم کی کمی کو دعاؤں کی برکت سے پورا کر کے اپنے دامن کو بھر سکتے ہیں!!

وقفِ زندگی کی تحریک

حضور نے فرمایا انصار کو وقفِ زندگی کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ سلسلہ کو بہت زیادہ واقفین کی ضرورت ہے کام پھیل رہا ہے۔ ہر پہلو سے کارکنوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ جو کام ہاتھ میں ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے مزید انسانی قوت کی ضرورت ہے اور جو ابھی توجہ طلب ہیں ان کے لئے اور بھی زیادہ افراد چاہئیں۔ اس لئے بکثرت ایسے انصار چاہئیں جو قرآنی ارشاد

مَن انصاری الی اللہ

کے تحت خدمت کے لئے آگے آئیں۔ حضور نے فرمایا، اس حکم قرآنی میں کسی عمر کی تخصیص نہیں ہے مگر میرا یہ خطاب خاص انصار سے اس لئے ہے کہ فوری ضرورتیں بہت ہیں۔ انصار میں سے بہت سے ایسے ہیں جو ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ رہے ہیں۔ بعض پہنچ چکے ہیں۔ بعض کو معاش کے کچھ اور ذرائع میسر آ گئے ہیں۔ غالباً زیادہ ایسے ہیں جن کو ریٹائرمنٹ کے بعد کام ہی نہیں ملتا۔ اور جن کو نہیں ملتا ان کے لئے اس سے زیادہ خوشی اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی بقیہ عمر رضاکارانہ طور پر وقف کر دیں۔ اس میں سلسلہ مالی لحاظ سے ان کو کچھ نہیں دے گا۔ اگر وہ گھر بیٹھے گزارا کر سکتے ہیں تو مرکز میں رہ کر بھی گزارہ کر سکتے ہیں۔ تاہم اگر کسی کو ضرورت ہو تو کھانے پینے اور رہائش کا انتظام مرکز کر سکتا ہے۔ بہرحال چونکہ کام بہت بڑھ گیا ہے اس لئے خالص رضاکار واقفین کی زیادہ ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا جو لطف وقف کی زندگی میں ہے وہ کسی اور میں نہیں۔ انسان محض خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی گردن چھری تلے رکھ دے، اور سلسلہ سے کہے کہ میں حاضر ہوں جس طرح چاہو کام لو۔ حضور نے فرمایا ایسے انصار جن کو دنیا کے ذرائع میسر ہیں اگر ان کے حالات اجازت دیں تو میری ان کو یہی نصیحت ہے کہ وہ رضاکارانہ وقف کا بہت بہتر راستہ اختیار کریں۔ جتنے زیادہ واقفین سلسلہ میسر ہوں گے اتنی تیزی سے اسلام کو فتح حاصل ہوگی۔ حضور نے فرمایا ہمیں ایسے بھی واقفین چاہئیں جو مرکز سے باہر جا کر بھی رضاکارانہ وقف کریں۔ حضور نے فرمایا، میں اس سلسلے میں پہلے ہی وقف کی تحریک کر چکا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ہوا چلی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ نام بھی پیش ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ انگلستان، یورپ اور پھر کراچی اور پنجاب کے علاقوں سے بھی نام آ رہے ہیں۔ ایسے احباب اس ارادے کا اظہار کر رہے ہیں کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی خاطر رضاکارانہ وقف کے لئے تیار ہیں۔ بعض نے تو اصرار کیا کہ ابھی اور اسی وقت کام لیا جائے۔ سرگودھا سے ایک دوست آئے۔ اور کہا کہ مجھے چین نہیں پڑے گا۔ ابھی کام لیں، چاہے کلرک لگا دیں چاہے چپڑاسی لگا دیں۔ کوئی گلہ کبھی نہیں کروں گا۔ چنانچہ اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری جو میرے پاس کھڑے تھے ان کو میں نے کہہ دیا کہ ان کو کام دیں۔

حضور نے فرمایا، اگر ایسے احباب کے لئے سلسلہ کے پاس فوری کام نہ ہو اور انہیں کچھ عرصہ بیکار بھی رہنا پڑے تو اللہ تعالیٰ کی خاطر بیکاری کی زندگی بھی ہزارہا کاموں سے بہتر ہے۔ حضور نے اس بات کی وضاحت مشہور نابینا شاعر ملٹن کے ایک شعر کے حوالے سے کی جو اپنی نہایت کامیاب اور فعال زندگی کے بعد اندھا ہو گیا تھا۔ اور اس وجہ سے اس کی زندگی میں قدم قدم پر دکھ بھر گئے تھے۔ وہ کہتا ہے کہ:-

THEY ALSO SERVED WHO STAND AND WAIT

کہ جو کھڑے ہو کر خدمت کا انتظار کرتے ہیں ان کو بھی نوازا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا ملٹن تو ایک خیالی اور تصوراتی خدا سے محبت کرتا تھا۔ وہ ایسی بات کہہ سکتا ہے تو ہم تو ایک حقیقی اور زندہ خدا سے محبت کرتے ہیں۔ ہمیں تو اس سے کہیں زیادہ عاجزی اور گریہ وزاری سے اپنے نفوس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنا چاہیئے۔ کثرت سے ایسے لوگ سامنے آئیں جنہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ دنیا کمانے میں گزارا ہو۔ حضور نے فرمایا دنیا کمانے کا کام کافی ہو گیا۔ اب اللہ کے حضور حاضر ہو کر اپنی ذمہ داریوں کو اٹھائیں۔ حضور نے فرمایا وہ لوگ خود کو بڑا خوش قسمت سمجھیں جن کی آخری سانس خدا تعالیٰ کے حضور کام کرتے ہوئے نکلے۔

نوجوان بھی آگے آئیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ نوجوان آگے آئیں۔ اس پہلو سے بھی انصار خدمت کر سکتے ہیں کیونکہ انصار عمر کا وہ طبقہ ہیں جن سے ان کے بچے محبت رکھتے ہیں۔ اپنے ماں باپ کا خاص احترام کرتے ہیں۔ ان کی بات ان کے بچوں یا بھتیجوں بھانجوں پر خاص اثر رکھتی ہے۔ وہ گھر گھر جا کر نوجوانوں کو بتائیں کہ سب سے زیادہ امن، سکینت اور طمانیت کی زندگی وقف کی زندگی ہے۔ جو واقفین وفا کے ساتھ خدمات بجالاتے ہیں ان کو خدا کبھی ضائع نہیں کرتا۔ حضور نے انصار سے فرمایا، اپنی اولادوں بچوں کو خوب پڑھا لکھا کر کہو کہ اب اپنا نام خدمت کے لئے پیش کر دو۔

حضور نے فرمایا اس کثرت سے نام آنے چاہئیں کہ ہم کو چناؤ کرنا پڑے۔ یہ نہ ہو کہ تعداد میں کم ہوں۔ حضور نے فرمایا، اسی شان سے جماعت پہلے بھی اپنے آپ کو وقف کر چکی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جب وقف کرنے کی تحریک کی تو ایسی درد بھری درخواستیں آتی تھیں کہ پڑھ کر دل پگھل جاتا تھا۔ مخلصین کہتے تھے کہ اے خدا کے خلیفہ! ہمیں قبول کر۔ ہم کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہیں لائیں گے۔ حضور نے فرمایا، ایسے ہی دیوانوں سے دنیا میں انقلاب برپا ہوگا۔ فرزانوں کے ہاتھ سے تو یہ دنیا تباہی کے کنارے تک پہنچ چکی ہے۔ ان دیوانوں کی ضرورت ہے جو دنیا کی چمک دمک کو دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر رد کر دیں۔ ایسے خدام کو آمادہ کرنے کے لئے انصار کو اللہ کے فضل سے ایسا مقام حاصل ہے کہ وہ بہت خدمت کر سکتے ہیں۔

بدرسوم کے خلاف جہاد

حضور نے ایک اور اہم بات انصار سے یہ فرمائی کہ نئی بدرسوم کے خلاف جہاد کریں۔ حضور نے فرمایا تحریک جدید کے بہت سے مطالبوں میں سے ایک یہ بھی تھا کہ زندگی کو تعیش سے بچا کر سادگی کی طرف لاؤ۔ لہو و لعب کے جو سامان دنیا نے ایجاد کئے ہیں ان سے خود کو توڑ کر خدمت کے مقام کی طرف لانا بہت مشکل کام ہے۔ حضور نے فرمایا، ہم یہ چاہتے ہیں کہ حرام تو حرام بعض حلال چیزوں کو بھی چھوڑ دیں تاکہ وہ معاشرہ پیدا ہو جو ہمارے مقاصد کے حصول میں ممد ثابت ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا بعض زمینوں کی آب و ہوا بعض پھلوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ جنہوں نے وقف کرنا ہے ان کو لازماً سادگی کی آب و ہوا چاہیئے ایسا ماحول اور ایسی آب و ہوا چاہیئے کہ جس میں مذہبی انذار کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ زندگی کی لذتوں کے رخ متعین ہوں۔ لذتیں تو پھر بھی حاصل ہوں گی لیکن یہ لذتیں قربانی، خدمت اور عظمت کردار کے نتیجے میں حاصل ہوں۔ یہ لذتیں دنیا کی لذتوں سے بہت بالا اور فائق ہیں۔ اس لئے کسی بے لذت زندگی کی طرف آپ کو نہیں بلایا جا رہا بلکہ ایسی زندگی کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ جس کی لذت آپ ایک دفعہ چکھ لیں تو پھر واپس جانے کا نام نہ لیں۔

حضور نے اس ضمن میں وضاحت کرتے ہوئے فرمایا، اپنے معاشرے میں پاک زندگی پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ مرور زمانہ سے کئی بدیاں زندگی میں داخل ہو گئی ہیں۔ بیاہ شادیوں کے موقع پر بدرسوم شامل ہو گئی ہیں۔ بے پردگی پھیلتی جا رہی ہے۔ اس کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے۔ دنیا کی لذتوں کے حصول کی باہمی دوڑ شروع ہے۔ ذوق بگڑ رہے ہیں۔ ساری دنیا کا یہی حال ہو رہا ہے۔ اور اس سے بعض احمدی بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ اس کا اثر لازماً پڑتا ہے اور پہلے سرحدوں پر اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے کہا ہے کہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرو۔ مقصد یہ ہے کہ بیماری کو باہر جا کر پکڑو۔ اور موقع نہ دو کہ وہ زندگی کے اندر داخل ہو۔ ورنہ یہ بیماری کینسر بن جاتی ہے۔

حضور نے توقع ظاہر فرمائی کہ اس میں انصار نمایاں کردار ادا کریں گے۔ اس سے خدا کے فضل سے تبدیلیاں ظاہر ہوں گی۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ ایک بہت پیاری اور پاکیزہ جماعت ہے۔ دنیا بھر میں ایسی جماعت کی کوئی مثال نہیں۔ یہ جماعت، ہیروں اور جواہرات سے بہت قیمتی جماعت ہے۔ اس کو ذرا سا جگاؤ، اشارہ کرو تو بہت تیزی سے ردعمل دکھاتی ہے۔ حضور نے فرمایا حالیہ دورہ یورپ میں جماعت نے میرے کہنے پر بہت تیزی سے ردعمل ظاہر کیا۔ حالانکہ میں نے بڑی اونچی توقع قائم کی تھی مگر ان کا ردعمل میری توقعات سے بھی اوپر نکل گیا۔ یہ دیکھ کر میرا دل حمد سے بھر گیا۔

حضور نے فرمایا، انصار کا کام تو صرف لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونا ہے۔

حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے اور ان بدن جماعت کو اس کے اعلیٰ مقصد کی طرف تیزی سے لے جائے جس کا ہم لمبے عرصہ سے انتظار کر رہے ہیں۔ اب تو دل بے قرار ہے کہ اللہ وہ دن جلد دکھائے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سب سے بلند ہو۔ اور سارے دوسرے جھنڈے سرنگوں ہو جائیں۔

(۵)

صد سالہ احمدیہ جوبلی تک ۱۰۰ ملکوں میں احمدیت کا جھنڈا گاڑنا ہے

اختتامی خطاب بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۸۲ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان اور کرم ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا یہ اجتماع خدا کے فضل سے بڑا کامیاب رہا اور پہلے اجتماع سے بڑھ کر رہا۔ افتتاحی اجلاس میں اگرچہ کچھ کمی محسوس ہوئی تھی مگر آخری اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر لحاظ

سے حاضری پچھلے سال کی نسبت زیادہ ہے امسال کل ۹۴۳ مجالس پاکستان اور ۹ مجالس ممالک بیرون شامل ہوئیں جبکہ پچھلے سال یہ تعداد ۸۴۲ تھی۔ اس طرح سے امسال ۱۱۰ مجالس کا اضافہ ہؤا ہے۔ اس سال انصار کی تعداد پچھلے سال سے ۷۰۰ بڑھ کر ہے جبکہ زائرین کی تعداد ۱۱۳۸ زیادہ ہے۔ حضور نے فرمایا انصار کی تعداد میں اضافہ تو انصار اللہ کی کوشش کا نتیجہ ہوسکتا ہے لیکن زائرین کی تعداد میں جو اضافہ ہؤا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت میں عمومی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ ولولہ ہے اور دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ یہ اللہ تعالے کا عظیم احسان ہے اور اس کے فضلوں سے اُمید ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ ہی پہلے سے آگے بڑھاتا رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالے نے فرمایا سائیکل پر سوار ہو کر سالانہ اجتماع انصار اللہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں اس سال بہت نمایاں کامیابی ہوئی ہے اس سے پہلے کبھی اتنی تعداد میں انصار سائیکل پر نہیں آئے۔ گزشتہ سال ۸۲ سائیکل سوار آئے جبکہ امسال ان کی تعداد ۱۹۷ ہے۔ ان میں سے ایک انصار بزرگ کی عمر ۸۰ سال ہے وہ چک پنہور ضلع شیخوپورہ سے ربوہ تک سارا راستہ ٹھیک آئے۔ مگر ربوہ کے پاس آکر پل کی چڑھائی پر رُک گئے اُن سے آگے نہ بڑھایا جاتا تھا ان کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم آپ کو اُترنے نہیں دیں گے چنانچہ ان کے ساتھیوں نے انہیں سائیکل پر بٹھا کر دھکا لگایا اور چڑھائی پار کروادی حضور نے دُوسرے بزرگ کا بھی ذکر کیا جن کی عمر ۷۵ سال ہے اور جو تمر پار کرتے آئے ہیں اور بتایا کہ انہوں نے ایک دن میں ۱۱۰ میل کا سفر بھی طے کیا ہے حضور نے دلچسپ بات بھی بتائی کہ ان کے ساتھ جو نوجوان نومسلم آئے انہوں نے بتایا کہ روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے اِس انصار بزرگ کے گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا بابا جی! کبھی گھٹنوں میں درد ہوئی ہے؟ بزرگ نے جواب دیا " کبھی ہوئی ہی نہیں " اس پر اس نوجوان نے بزرگ کے ساتھ اتنا لمبا ۱۷۰ میل کا سفر طے کرنے پر ہچکچاہٹ ظاہر کی مگر ان کے ناظم ضلع انصار اللہ نے اس نوجوان کو کھڑے پاؤں تیار ہونے کا حکم دیا اور اس کے بعد ہُوا یہ کہ بزرگ نے بتایا کہ سارا رستہ ان کے گھٹنے میں درد ہوئی ہی نہیں اور بلکہ اس نوجوان کو ہوتی رہی اور وہ راستے بھر تیل کی مالش کرتا آیا۔

حضور نے فرمایا جب انصار جوان ہونے کا ارادہ کریں تو خدا کے فضل اس طرح شاملِ حال ہوتے ہیں۔

دورۂ یورپ کا ذکر

حضور ایدہ اللہ نے اپنے دورۂ یورپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم جہاں کہیں بھی گئے پریس کانفرنسوں میں خمینی صاحب کا ذکر ضرور ہوتا۔ دراصل وہاں کا پریس ان کی نہایت بھیانک تصویر کھینچتا ہے اور کہتا ہے کہ اتنا ظلم ہو رہا ہے ایران میں کہ شاہ کے زمانے کے مظالم کی کوئی حیثیت ہی نہیں رہی پھر وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ خمینی اسلام کا نمائندہ ہے اور یہ سب کچھ اسلام کے نام پر ہو رہا ہے یورپ کا پریس چاہتا تھا کہ میں خمینی صاحب کے خلاف کوئی بات کروں تو یہ سارے یورپ میں اُسے اُچھالتے پھریں اور اگر اس کی مخالفت نہ کروں بلکہ تائید کروں تو یورپ یہ سمجھے کہ یہ بھی اسی قسم کا اسلام ہے جیسا خمینی کا ہے اور اس اسلام سے یورپ کو کوئی دلچسپی نہیں۔

حضور نے فرمایا میں نے اس سوال کا جو جواب دیا اس کا ذکر یہاں اس لئے کر رہا ہوں کہ اس میں بعض تبلیغی حکمتیں ہیں حضور نے فرمایا میں نے یہ جواب دیا کہ خمینی کے مظالم کی داستانیں اُچھالتے ہوئے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ مسلم قوم اور اس کے لیڈر الگ اور اسلام علیحدہ ہے ضروری نہیں کہ اس کی تعلیم پر سارے لیڈر کاربند ہوں اگر آپ اسلام پر کوئی اعتراض کرنا چاہتے ہیں تو اس کی تعلیم کی رُو سے کریں آپ اسلامی تعلیم کی بات کریں۔ آپ نے جو باتیں خمینی صاحب کے متعلق کی ہیں ہم نہیں جانتے کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔ اسلام کی تعلیم نے مجھے منع کیا ہے کہ یکطرفہ فیصلہ کروں اس لئے میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کر سکتا۔

حضور نے فرمایا میں نے انہیں یہ بھی کہا کہ اگر آپ کی بات تسلیم بھی کر لی جائے کہ خمینی ظالم ہے تب بھی آپ کو اعتراض کا حق نہیں۔ آپ اپنی تاریخ کو بھلا کر کیسے اعتراض کر سکتے ہیں۔ ماضی میں آپ کے ایک ملک کی ایک ملکہ نے ۵ ہزار معصوم عورتوں کو زندہ جلا دیا تھا یہ الزام لگا کر کہ وہ جادوگرنیاں ہیں حالانکہ وہ چیختی چلاتی رہیں کہ ہم جادوگرنیاں نہیں ہیں۔ پھر سپین کی تاریخ ہمارے سامنے ہے ایسے ایسے دردناک مظالم عیسائیوں نے عیسائیوں پر کئے ہیں کہ اس کی تاریخ کے مطالعہ سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جرمنی کی تاریخ گواہ ہے کہ سارے چرچ کی کوششیں جرمنوں کو عیسائی بنانے کی ناکام ہو گئیں تو تلوار کے زور سے ایک ایک جرمن کو عیسائی بنا لیا گیا ایک بھی جرمن خود عیسائی نہیں ہوُا اگر آپ کی بات کو صحیح مان لیا جائے تو اسلام میں تو صرف ایک خمینی پیدا ہُوا ہے آپ کے گریبان میں تو ہزاروں خمینی ہیں آپ کو کسی خمینی کو مطعون کرنے کا کوئی حق نہیں۔

حضور نے فرمایا جب میں یہ ساری تفاصیل بیان کرتا تھا تو صحافیوں اور دانشوروں کے سر جھک جاتے تھے۔ کسی بھی مجلس میں ایک دفعہ بھی نہیں ہؤا کہ یہ جواب سُن کر انہوں نے گردنیں نہ جھکا لی ہوں۔

حضور نے فرمایا لیکن ہمارا مقصد تو دل جیتنا ہے کسی کو شکست دینا تو نہیں لیکن بعض اوقات دلوں کو موڑنے کے لئے ایک احساسِ شکست پیدا کرنا پڑتا ہے مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح سے ان کے دل اسلام کی طرف آجائیں۔ چنانچہ میں اس کو یہاں پر ختم نہیں کرتا تھا اور پھر اس بات کی طرف لوٹتے ہوئے کہتا تھا کہ اسلامی اخلاق اور آپ کے اخلاق میں یہی تو فرق ہے کہ آپ کے قول کے بموجب ایک خمینی آیا اور آپ سارے عالمِ اسلام کو مطعون کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس آپ کے ہزارہا خمینی ہیں مگر ہم نے ایک بار بھی اس بات کو بُنیاد بناتے ہوئے عیسائیت کے خلاف کوئی لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا اس لئے کہ اسلام یہ کہتا ہے کہ قصور عیسائیت کا نہیں قصور اس فرد کا ہے۔ ساری دُنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ مذہب عیسائیت نے کبھی ظلم کا پرچار نہیں کیا۔

حضور نے فرمایا جب میں یہ بات کہتا تو ان کا احساسِ شکست طمانیت میں بدل جاتا اور اس طرح سے اسلام کی تعلیم کی حکمت کبھی ان کے دل میں گھر کر جاتی۔ حضور نے فرمایا بعض اوقات غیرت کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ جوابی حملہ کیا جائے جب اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملے کئے جائیں تو ان کو بعض دفعہ سخت جواب دینا غیرت کا تقاضا ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی طریق اختیار کیا کہ تم کس منہ سے اعتراض کرتے ہو آپ نے عیسائیوں کو سخت جواب بھی دیئے تاکہ ان کے دل کو تکلیف پہنچے تو انہیں احساس ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کر کے انہوں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں پر ظلم کیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کا طریقِ تبلیغ

حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کے تبلیغی جہاد کا طریق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بار بار مسیح کو بچاتے رہے اس کی پاکیزگی بھی بیان کرتے رہے کہ یہ قرآن کا مسیح ہے اور جو یسوع تم اور تمہاری بائبل پیش کرتی ہے جس کا عملاً کوئی وجود نہیں وہ تو یوا تخیلاتی تھا۔ حضور نے فرمایا یہ ہے جہاد کا حسین ترین اسلوب کہ جب آپ اس بُنیادی ہتھیار سے مسلح ہو کر نکلیں گے تو شکست کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حملے کا جواب بعض دفعہ سختی سے بھی دینا پڑتا ہے۔ صرف دفاع پر اکتفاء نہیں کیا جا سکتا حضور نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان یکطرفہ مقابلہ ہوتا رہا۔ مخالفین سخت گند اُچھالتے تھے اور کوئی مسلمان جا کر انہیں چاقو مار آتا تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کے پاس اس کا جواب کوئی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر مقابلے کا رنگ ہی بدل دیا آپؑ نے للکار کر کہا کہ اب میں حملہ کروں گا اور خدا کے شیر کی طرح حملہ کروں گا اور دیکھوں گا کہ تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر کے کیسے بچ کر جاتے ہو مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو کبھی لڑائی لڑنا پڑی وہ جن مسلمانوں کی حمایت میں لڑ رہے تھے وہی ان کی پشت سے حملہ آور ہو گئے اور اس طرح آپ نے ساری عمر مجاہدانہ زندگی بسر کی۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کے جو طریق بتائے ہیں ان کو چھوڑ کر نہیں لڑنا۔ یہی چھوٹے چھوٹے گُر مجھے اس سفر میں کام آئے ہیں دُنیا میں کسی طرح سے اسلام پر حملہ ہو وہ طریقِ جواب اختیار کرو جو مسیح موعودؑ نے کیا اس سے باہر جانے کی ضرورت ہی نہیں۔

تبلیغ کا عالمی منصوبہ

حضور نے فرمایا دُوسرا حصہ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں ایک کا تعلق ان ذمہ داریوں سے ہے جو مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے نتیجہ میں خصوصیت کے ساتھ ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ ہمارا یہی مقصود نہیں تھا کہ ایک مسجد بنا کر چھوڑ دی جائے اور ساری دُنیا میں شور مچا لیا جائے کہ فتح ہو گئی یہ تو جنت الحمقاء میں بسنے والی بات ہے سپین میں یہ سوال ہؤا کہ آپ اگلی مسجد کہاں بنائیں گے تو میں نے جواب دیا کہ پہلے میں اس مسجد کے لئے نمازی بناؤں گا۔ اور جب وہ اتنے ہو جائیں گے کہ یہ مسجد ان کے لئے ناکافی

ہو جائے گی اور اس کی دیواریں پھیلتی چلی جائیں گی۔ تو اس کو بھی وسیع کریں گے اور نئی مسجدیں بھی بنائیں گے انشاء اللہ۔ اسی مقصد کے لئے میں نے مختلف پروگرام یورپ میں احباب کے سامنے رکھے ہیں اور آپ کے سامنے بھی رکھتا ہوں۔

حضور نے فرمایا جس قوم کو مخاطب کرنا ہو سب سے پہلے اس کی زبان آپ کو آنی چاہئیے اس کا طرز، سیاسی رجحانات وغیرہ معلوم ہونے چاہئیں اور پھر بکثرت وہاں پر مبلغ بھیجنے چاہئیں ایک۔ دو۔ تین سلبوں سے تو کوئی ملک فتح نہیں ہوتا اس لئے سپین سے مستقلاً رابطے کی ضرورت ہے اور اگر ہم صرف سپین پر اپنی تمام توجہ صرف کریں تو بھی یہ ناکافی ہوگا۔

حضور نے فرمایا:-

یہ دل سے نکال دیں کہ مبلغ بھجوانا کافی ہے مبلغ صرف جرنیل ہے تبلیغ ہر احمدی کا کام ہے اس میں ہر احمدی کو حصہ لینا پڑے گا۔

حضور نے فرمایا کہ جنگیں خالی جرنیل کے بل پر نہیں لڑا کرتیں۔ دنیا کا سوال نہیں ہے مذہب میں بھی یہ اصول ہے۔ اپنے وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر کون مبلغ ہو سکتا تھا۔ مگر جب ان کی قوم نے ان کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تو خدا تعالیٰ نے کہا کہ فتح تمہارے مقدر میں نہیں۔

حضور نے فرمایا اس لئے جرنیلوں کے ساتھ فوج بھی جانی چاہئیے ساری دنیا کے سارے احمدیوں کو وسیع پیمانہ پر اپنی ساری قوتیں اسلام کی تبلیغ کے لئے جھونکنا پڑیں گی اس لئے میں نے یورپ میں سپینش زبان سیکھنے کی تحریک کی ہے بیشمار ہونے والوں کو وقف کے لئے نام لکھوانے کو کہا ہے۔ اس کے علاوہ احمدیوں کو کہا ہے کہ وہ سپین میں جا کر تبلیغ کے لئے وقت عارضی کریں۔ سیر بھی کریں وہ ملک بہت خوبصورت اور سیر کے لئے بہت اچھی جگہ ہے امریکہ اور یورپ کے سیاح سپین کی پرامن زندگی میں بے چینیاں پیدا کرتے جاتے ہیں آپ صلح اور امن اور محبت کا اسلامی پیغام لے کر جائیں۔ حضور نے بتایا کہ یورپ کے احمدی احباب نے بڑے جوش و خروش سے اس پر لبیک کہا ہے اور وعدے بھی کئے ہیں۔

سپین کیلئے تبلیغی سکیم

حضور نے فرمایا میں تحریک جدید کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ یہاں سے ایسے پروگرام کو منظم کریں۔ اندلس کی سرزمین کے مختلف حصے بنا کر ان کو مختلف ملکوں میں تقسیم کر دیں کہ فلاں صوبہ فلاں ملک کے ذمہ ہوگا اور پھر مقابلہ ہوگا کہ دیکھیں پہلے کونسا ملک اپنا علاقہ احمدیت کے لئے فتح کرتا ہے۔ یہ سارے واقفین رضاکارانہ ہوں گے سلسلہ پر ان کا کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔ ان واقفین کی مدد کے لئے یہ سکیم ہے کہ مبلغ سپین مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر۔ نافل) کے بیٹے حضور نے فرمایا جو بڑی اچھی سپینش جانتے ہیں اور دین کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں ان کو سوال و جواب کی طرز پر چند مضمون تیار کر کے دیا جائے اور ان سے کہا جائے کہ وہ سپینش زبان میں اس کی پانچ چھ کیسٹیں تیار کر دیں اس کیسٹ کی کاپیاں تمام یورپ کے مشنوں کو پہنچا دی جائیں۔ واقفین زبانیں سیکھنے میں وقت [illegible] کا انتظار کون کرے ہمارا تو حال غالب سے اس شعر سا ہے کہ

ماشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب

دل کا کیا رنگ کروں خون جگر ہونے تک

اس لئے جو زبانیں نہیں جانتے وہ یہ کیسٹیں لے کر تبلیغ کے لئے نکل جائیں اور اہل سپین کو سنا کر تبلیغ کریں۔ اس کے نتیجہ میں انشاء اللہ سپینش لوگ ہم سے جو زبان نہیں جانتے مگر ہماری خواہش ہے کہ آپ کو اسلام کا پیغام پہنچائیں ان کے لئے تبلیغی گفتگو ہو اور [illegible] مشن کا پتہ دے دیں اور وہاں رابطہ کر کے مزید تفصیل ہو اور جو سپینش مسلمان ہو جائیں ان کو اسلام کا طریق بتایا جا سکے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ سپین کی مجلس شوریٰ میں یہ بات پیش ہوئی تھی کہ صد سالہ جوبلی منانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور تحفہ کیا پیش کئے جائیں؟ صرف نعرے لگانا کافی نہیں۔ تحفے ساتھ ہونے چاہئیں تبھی یہ نعرے آسمان تک پہنچ سکیں گے اس لئے یہ منصوبہ بنایا گیا ہے کہ جوبلی تک ایک سو ملکوں میں اسلام کا جھنڈا گاڑا ہوا ہونا چاہئیے اور سو ملکوں میں تبلیغی مشن قائم ہوں یہ ایک بڑا منصوبہ ہے اس پر بڑی تیزی سے کام شروع ہو جانا چاہئیے جو ہتھیار تیزی سے اس کو کامیاب کر سکتا ہے وہ مالی قربانی اور تیزی کے

انتظار میں وقت ضائع نہیں کرنا۔ توقع سے بڑھ کر خدا تعالیٰ نے مدد کی ہے اس کام کو اسی طرح سے چلایا جائے گا کہ [illegible] بعض ممالک کو دئیے جائیں گے اس سلسلہ میں منصوبہ بندی تحریک جدید کا کام ہے اب ہمارے پاس صرف ۶/۱ ۵ سال ہیں اگر تین ماہ میں یہ تیاری مکمل ہو جائے تو ہر سال نئے مشن کھلنے شروع ہو جائیں گے پاکستان کے احمدیوں کا اس میں بڑا حصہ دعا سے کام لینا ہوگا اس لئے باقاعدگی سے مسلسل دعائیں کریں اس کا اثر گہرا اور معجزانہ ہوتا ہے کہ حیرانی ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا پاکستان کے لوگ روپے سے مدد نہیں کر سکتے کیونکہ باہر روپیہ بھجوانے پر پابندیاں ہیں لیکن یہ روکیں تو ہماری تمناؤں اور خواہشوں میں حائل ہیں ہمارے کام میں تو نہیں اللہ تعالیٰ سب روکیں دور فرما دے گا انشاء اللہ۔

دیہات میں تبلیغ

حضور ایدہ اللہ نے مجلس انصار اللہ کو خصوصی طور پر دیہات میں تبلیغ کرنے کی طرف توجہ فرمایا اور کہا کہ ہر مجلس ایک گاؤں چن لے اور ایک سال میں ایک گاؤں میں احمدیت پہنچانے کا عزم کرے آپ دیکھیں گے کہ چند سال میں فضا تبدیل ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دشمن مکر کرتا ہے اور اپنی کوشش کرتا ہے مگر اللہ کی تدبیر سب سے بہتر ہے۔ بتایا وہ آپ کو ذلیل و رسوا کرنے کے منصوبے بناتے ہیں آپ اللہ کی تائید سے منصوبہ بنا رہے تھے۔

حضور نے نہایت جلال و شان سے بارعب آواز میں فرمایا۔ دیکھتے دیکھتے اللہ کی تائید سے یہی نہیں دنیا کی بستیاں احمدی ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ احمدیت کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا یہاں۔ اس کے برخلاف جو کچھ ہے وہ لوگوں کی خوابیں ہیں جو کبھی پوری نہیں ہوں گی وہی خواب پوری ہوگی جو میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب ہے جو میرے آقا مسیح موعود علیہ السلام کی خواب ہے ساری دنیا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑا جائے گا اور دشمن اسلام کی ساری خوابیں ناکام ہو جائیں گی انہیں پوری ہوں گی نامراد نکلیں گی اور ایک وقت آئے گا کہ اس ملک میں بھی مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ وہی جھنڈا گاڑا جائے گا جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے۔ اگر آپ دعائیں کریں گے اگر آپ احسن تدبیر کریں گے اگر آپ برائی کا بدلہ حسن و احسان دیں گے اور صبر سے کام لیں گے تو یہی تقدیر ہے جو پوری ہوگی اس کے سوا اور کوئی تقدیر نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ اس کے لئے منصوبہ بندی کرنے کی توفیق عطا کرے۔

آخر میں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو جس طرح خوشیاں سمیٹ کر آپ گھر سے نکلے اسی طرح امن و سلامتی سے گھر پہنچ جائیں اور اچھے خیریت سے پہنچنے کی اطلاع بھجوا دیں تاکہ ہمارے دل کو بھی چین سے بھر جائیں۔

اس کے بعد حضور نے عہد دہرایا اور پھر نظم پڑھی گئی اس کے بعد دعا کروائی اور آخر میں السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

اردو انشاء پردازی کے آل انڈیا سطح کے مقابلہ میں

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

قارئین بدر کو یہ اطلاع سے یقیناً بڑی مسرت ہوگی کہ محترم شیخ [illegible] احمدی مقیم دہلی کی چھوٹی بچی عزیزہ [illegible] جو کیندریہ ودیالیہ [illegible] میں پڑھتی ہیں اس سے قبل بھی اردو میں منعقدہ مقابلہ جات میں متعدد خصوصی انعام حاصل کر چکی ہیں۔ علاوہ دہلی [illegible] کے امتحان میں [illegible] آکر میرٹ لسٹ میں [illegible] حاصل کر چکی ہے نے اردو ہی کا ایک اور مقابلہ جیت لیا ہے [illegible] جو ایک سرکاری ادارہ ہے اپنی [illegible] ہندوستان کی تمام زبانوں کے لئے انشاء پردازی کے ایک مقابلہ کا [illegible]

[illegible] "[illegible]"

عنوان تجویز کیا گیا تھا [illegible]

تھا۔ قارئین سے [illegible]

بابرکت اور [illegible] کامیاب ہوں [illegible]

خلاصہ خطبہ جمعہ ۔ بقیہ صفحہ اوّل

اس میں اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی زندگی کے تمام بد پہلوؤں سے بچنے کا بہترین طریقہ بیان کیا ہے۔

حضور نے فرمایا اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ کامیاب ہونے والے وہ لوگ ہیں جو نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ ہمیشہ نیک کاموں کا حکم دیا کرتے تھے اور بُرے کاموں سے روکتے تھے آپ کے اُسوۂ حسنہ میں زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارہ میں بڑی تفصیلی اور گہری ہدایات موجود ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بُرے اور اچھے کاموں سے بڑی اچھی طرح آگاہ کر دیا۔

حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیوں سے بچنے کی صرف تعلیم نہیں دی بلکہ یہ بدیاں خود دور بھی فرمائیں۔ اس مضمون کو دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں کے نتیجہ میں اور قوتِ قدسیہ کے ذریعہ لوگوں کو پاک کیا حضور نے فرمایا یہ قوتِ قدسیہ وہ چیز ہے جو حقیقی طور پر بدیوں سے نجات بخشتی ہے اور یہ دُعا اور نیک نمونے کے علاوہ ہے ان دونوں کے امتزاج سے یہ قوت پیدا ہوتی ہے ورنہ دُنیا بھر میں کسی کی تعلیمات اور اچھی باتوں کی کمی نہیں تھی۔ دُنیا کی حالت تو اس شعر کی سی ہے کہ

جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی!

کہ دُنیا نیکی اور عبادات کا ثواب جانتی ہے مگر اصول کا اول نہیں مانتا۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ نشہ آور دوائیوں کے استعمال کرنے والے جانتے ہیں کہ یہ سخت خطرناک نشہ ہے اور ان کی زندگی کو دو بھر کر کے تباہ کر دیتا ہے مگر طبیعت میں بدی کی جو لذّت پیدا ہو چکی ہے وہ بدی کو جاری رکھنے پر مجبور کرتی ہے اس کو دور کرنے کے لئے نیک نمونہ کے علاوہ قوتِ قدسیہ کی بھی ضرورت ہے اس کے بغیر دُنیا میں کوئی نیکی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسلام کے مقابل پر جتنے مذاہب ہیں ان سب میں اصولی طور پر نیک اور حکیمانہ تعلیمیں موجود ہیں لیکن ... ظلم ہو گیا انسانوں سے ... لیکن ... ان کے پیروؤں ... موجودہ ... اگر ان تعلیمات پر عمل ہوتا تو قرآن کریم کی ضرورت ...

کہ معاشرہ میں شامل ہو ... موجود ہو تو آج بھی نیک تعلیمیں موجود ہیں لیکن معاشرہ کا حال یہ ہے کہ اس کی انگ انگ دکھ رہا ہے اور مزاج ایسا بگڑا ہے کہ اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ وجود نہیں ہے جو دوسروں کے اخلاق کو آثار دے۔

حضور نے فرمایا اس صورتِ حال کو بدلنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کو بہت جد و جہد کرنی پڑے گی۔ ہر بیان اور دیگر لوگوں کو اپنے اندر وہ طاقت پیدا کرنی پڑے گی جس کو قوتِ قدسیہ کہتے ہیں اور یہ قوت دعاؤں سے اور پاک نمونے سے پیدا ہوتی ہے اور اُسی کی سارے معاشرے کو ضرورت ہے اس کے بغیر دُنیا کے معاشروں کے گند دور نہیں ہو سکتے۔

حضور نے فرمایا لیکن مجھے تو فکر یہ ہے کہ ہماری جماعت کے اندر کیا صورتِ حال ہے ہم نے تو باقی دُنیا کی بھی اصلاح کرنی ہے ہم پہلے اپنی حالت تو درست کریں ورنہ تو یہی کہا جائے گا۔

PHYSICIAN HEAL THYSLF

حضور نے فرمایا ایسا حال ہمارا نہیں ہونا چاہئے کہ ہم ساری دُنیا کو نیکی کی دعوت دیں اور ہماری اپنی خرابیوں کی ابھی اصلاح ہی نہ ہوئی ہو۔ حضور نے فرمایا مجھے بڑی کثرت سے خط آتے ہیں جن میں معاشرے کے دُکھ موجود ہوتے ہیں۔ اسی ضمن میں حضور نے بر باشندہ ... بیان فرمایا کہ جہاں تک بیرونی معاشرے کا تعلق ہے اگر یہ بہتر ہو تا جماعت کو تسلی بخش نہیں ہے۔ میرے ذہن میں تو وہ معاشرہ ہے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاشرہ تھا اس سے ہو سکتے نیچے ہیں یہ دیکھنا ہے ہم نے اس معیار کے سوا دوسرے معیار قبول نہیں کرنا جس سے ہم موازنہ کریں اور خود کو اس کے برابر لانے کی کوشش کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے جماعت میں موجود دو تین بنیادی بیماریوں کی نشاندہی فرمائی کہ اگر ان کی اصلاح کی فکر نہ کی گئی تو ان بیماریوں کے شکار دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی شدید نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہوں گے۔ حضور نے فرمایا بنیادی بیماریاں ہیں وہ جائیداد کی تقسیم ... لین دین اور شراکت کے کاروبار میں پیدا ہونے والے تنازعات۔ ... شراکت کے کاروبار ... ہیں ... گزر ... اور ... شدید ... شروع ہو جاتی ہیں ... قرآن کریم ... تقسیم ... کیا جاتا ہے اور ان کے ...

نتیجہ میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا وراثت، جائیداد یا اشتراک کے کاروبار میں تنازعات کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئیے کہ اللہ تعالیٰ نے دو ہی طرزِ زندگی کے بتائے ہیں یا عذابِ شدید حاصل ہوگا اور یا مغفرت اور رضوان حاصل ہوگی۔ اگر کوئی شخص چرب زبانی سے اپنے حق میں غلط فیصلہ کروالیتا ہے تو ایسے شخص کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ یہ نہ سمجھے کہ اسے کوئی نعمت مل گئی، وہ اپنے لئے آگ خرید تا ہے امر واقعہ یہ ہے کہ قضا کے فیصلہ سے قضایا ثالث کا فیصلہ بالکل اور چیز ہے یہ تو نظام میں نظم و ضبط پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اس کے باوجود اگر کوئی جھوٹا فیصلہ حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی تلوار اس کے سر پر لٹکی رہے گی ظلم اور دست درازی سے باز نہ آنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے جو تنبیہ فرمائی ہے وہ فی الآخرۃ عذابٌ شدید ہے اس میں آخرت مراد اس دُنیا کا انجام بھی ہے۔ دوسری دُنیا کو اور اس دُنیا کے آخر میں ... کو بھی آخرت کہا گیا ہے اور اس عذاب کی شکلیں ہیں جو مختلف مقامات کی خبریں آتی رہتی ہیں انتقام در انتقام سے گھر کے گھر اور خاندانوں کے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں اور فریقین کیلئے کسی کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ظلم سے کوئی عارضی فائدہ حاصل کرنے والوں کو چین اور اطمینان نہیں ملتا۔ کوئی ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہو جاتا ہے کوئی کسی دُکھ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ گھروں میں بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ سب کچھ دھرا رہ جاتا ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے اتنی انانیت اور تکبر کا مظاہرہ کیا تھا۔ حسرت سے مرنے والے اپنے پیچھے نیکیوں سے محروم اور جھگڑے کرتے رہنے والی اولاد چھوڑ جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا محض اللہ کی خاطر دُکھ اٹھانے والے اور رضائے باری تعالیٰ کی خاطر اپنے حقوق اس لئے چھوڑنے والے کہ جھگڑا اور فساد ختم ہو جائے یہ وہ لوگ ہیں جن کو آخرت کی جنت ملے گی اور جن کو آخرت کی مغفرت اور رضوان میں جائے گا ... حضور نے فرمایا مغفرت ... باتیں تو چھوڑ ... کو ... یہ ... جو ... ہے ... دُنیا ... سکھ ... اس کا ... اللہ ... کو ... مغفرت ... یہ ...

ہے کہ دُنیا کے حقوق خاک میں آنسو کرنا کہ خدا احسان کرے گا۔ جو دنیا میں رحم کرتا ہے اسی پر رحم کیا جائے گا۔

حضور نے فرمایا میں خوب کھول کر جماعت کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ کو نیک کاموں کی توفیق مل ہی نہیں سکتی جب تک وہ خود کو ان مصیبتوں سے آزاد نہ کرے جس کی گردن میں خود طوق پڑا ہو وہ آگے کیسے جائے گا۔ جن کی کمریں بوجھ اٹھا کر خود دوہری ہو رہی ہیں وہ دُنیا کو ساتھ لے کر کیسے چلیں گے یہ جھگڑوں اور گندوں کی پنڈیں اور ڈھیر اٹھا کر شاہراہِ ترقی اسلام پر کس طرح گامزن ہوا جا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا جھگڑا دو میں دو طرح کے عذاب ہوتے ہیں ... سے اگر چار جگہ جیسے ... تو سارے برکتوں سے محروم ہو جاتی ہے کیونکہ آدھے ادھر اور آدھے اُدھر ہو جاتے ہیں اور دونوں اطراف شکست دینے اور گویا ... میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ مقدر ... ہوتی تھی ... جاتی ہے اور آخر میں ... وقت ... کیا جاتا ہے جیسے ... کو ان کے جھگڑے نمٹنے کے علاوہ دوسرا کام ہی کوئی نہیں ... وقت آپس کے تنازعے ... یا آپس کو پاک کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

حضور نے فرمایا اس لئے دو باتیں ہیں اوّل تقویٰ سے کام لے کر غور کریں اپنے نفس میں جھانکیں اور اپنے موقف کی اصلاح کریں اور کوشش کریں کہ معاملہ افہام و تفہیم سے حل ہو جائیں اگر نہیں اور ہر فریق یہ کہتا ہے کہ دوسرا غلطی پر ہے تو دوسری بات یہ ہے کہ ناقابلِ تنسیخ IRREVOCABLE ثالثی طے کریں اس کا یہ طریق بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ثالث بنائیں اور وہ دونوں مل کر ایک ثالث مقرر کریں اگر یہ بھی نہیں تو قضا کے سامنے جائیں اور قضا کا کام یہ ہے کہ وہ معاملات کو جلدی سے نمٹانے کی کوشش کرے ... کے ... حقوق پر ... جائیں گے لیکن ... اگر کسی نے نظام ... قضا کے فیصلے کو تسلیم نہ کیا تو وہ کوئی شخص ... تعلق رکھتا ہے اپنے ... جماعت سے ...

قسط اوّل

سائنسدان - اور ہستی باری تعالیٰ

تقریر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پروفیسر شعبہ ہیئت
عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد۔ برموقع جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۱ء

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ
وَاَلْوَانِکُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ
لِّلْعٰلِمِیْنَ (۳۰:۲۳)

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالم کون کا اک خدا ہے

تمہید

ہستی باری تعالیٰ کا مضمون تمام مذاہب کی جان ہے کیونکہ مذہب کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ بندے کا اپنے خالق سے تعلق پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے نشانات دو قسم کے ہیں۔ اوّل وہ نشانات جو خدا تعالیٰ کے نبیوں اور اس کے مقربین کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں دوم۔ وہ نشانات جو کائناتِ عالم اور اس کے نظام پر غور کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہوتے ہیں۔ قرآن مجید نے دونوں قسم کے نشانات کو آیات قرار دیا ہے اور ہمیں دونوں قسم کے نشانات پر غور کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

گزشتہ سال محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے خاکسار نے ان نشانات کا کچھ تذکرہ کیا تھا جو نبیوں کے ذریعہ ظاہر ہوتے ہیں اس وقت میری تقریر کا موضوع وہ دوسرے قسم کے نشانات ہیں جو زمین و آسمان کے عجائبات سے تعلق رکھتے ہیں یا جو سائنس کے ذریعہ منکشف ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔

کائناتِ عالم میں حکیمانہ قانون

قرآن مجید نے یہ بنیادی حقیقت بیان فرمائی ہے کہ خدا کی مخلوق میں کوئی رخنہ نہیں ہے جیسا کہ فرمایا

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
طِبَاقًا مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ
ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ۔ ثُمَّ
ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ
یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا
وَّھُوَ حَسِیْرٌ (۶۷: ۴،۵)

"وہی ہے جس نے سات آسمان درجہ بدرجہ بنائے ہیں اور تو رحمٰن خدا کی پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں دیکھتا اور تو اپنی آنکھ کو پھیر کر اچھی طرح سے دیکھ لے کیا تجھے خدا کی مخلوق میں کسی جگہ بھی کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ اور پھر بار بار نظر کو سیدھا کر دے وہ آخر کار ناکام ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہوئی ہو گی اور کوئی رخنہ نظر نہ آئے گا۔"

دیکھئے! کتنے واضح انداز میں ریسرچ کے مفہوم کو قرآن مجید کی ان آیات میں پیش کیا گیا ہے انگریزی میں — search کہتے ہیں تلاش کرنا اور research کہتے ہیں پھر تلاش کرنا۔ گویا ریسرچ بار بار نظر کو چکر دینے کا نام ہے قرآن مجید فرماتا ہے کہ تم جتنا ہو سکے ریسرچ کرو بار بار خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت پر نظر ڈال کر دیکھو تمہیں اس میں کوئی رخنہ نظر نہ آئے گا خدائے رحمٰن کی مخلوق ایک مربوط نظام میں جکڑی ہوئی ہے۔ اتفاق سے بن جانے والی چیزوں میں انتظام نہیں ہوتا۔ پس یہ حکیمانہ قانونِ قدرت پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ میں کسی اتفاق کا نتیجہ نہیں بلکہ مجھے وضع کرنے والی ایک عزیز اور علیم ہستی ہے۔ یہ کائنات عجائبات کا مجموعہ ہے۔ جتنا زیادہ غور کرو اتنی ہی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ہماری جماعت کے مشہور سائنسدان پروفیسر عبدالسلام صاحب جن کے بارے میں کہا گیا

"NOBEL LAUREATE
WITH PROFOUND FAITH
IN GOD"
(ILLUSTRATED WEEKLY
OF INDIA - FEB. 1-7, 81)

موصوف نے اپنی ایک تقریر میں سورۃ الملک کی اس آیت کا ذکر کر کے فرمایا:-

ترجمہ:- "اس آیت میں جس اعتقاد کا ذکر ہے سب PHYSICISTS طبعیات میں کام کرنے والوں کا یہی عقیدہ ہے کہ اور اس کی وجہ سے ہمیں جوش اور استقامت حاصل ہے جتنی گہرائی میں ہم جستجو کرتے ہیں اتنا ہی ہماری حیرت میں اضافہ ہوتا ہے اور اتنی ہی ہماری نظر چندھیا جاتی ہے۔"
(ریویو آف ریلیجنز جون ۱۹۸۱ء صفحہ ۱۳۹)

موجودہ زمانے میں سائنس نے غیر معمولی ترقی کی ہے سائنس دانوں نے کائناتِ عالم پر نظر دوڑائی ہے اور بار بار دوڑائی ہے۔ بڑی بڑی دوربینوں کے ذریعہ دور دور دیکھا ہے اور باریک بین خوردبینوں کے ذریعہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کا بھی معائنہ کیا ہے ایک طرف اسی کی وسعت دماغ کو حیرت میں ڈال دیتی ہے تو دوسری طرف اس کا نظام جو چھوٹی چھوٹی چیزوں میں پایا جاتا ہے۔ عقل کو دنگ کر دیتا ہے۔ کائناتِ عالم کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ ہر چیز حکیمانہ قانون کے ماتحت کام کرتی ہے جسے انگریزی میں Law of Nature کہتے ہیں۔ پھر مختلف چیزوں کے درمیان ایک ربط اور ایک Design نظر آتا ہے نیز ہر چیز ایک خاص غرض و غایت کے ماتحت کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے یہ سب باتیں ایسی ہیں جو بتا رہی ہیں کہ اس کائناتِ عالم کو ہرگز کسی اتفاق کا نتیجہ قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ یہ باشعور ہستی کے دستِ قدرت کا نتیجہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں کیا خوب فرمایا ہے ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

اب ایک بہت بڑے سائنسدان Galileo سے یہ تأثرات سنئے

سنہ ۱۶۰۹ء میں شہرہ آفاق سائنس دان Galileo گیلیلیو نے دوربین بنا کر آسمان کو دیکھا اور محو حیرت ہوا انہیں اتنے بہت سے تارے نظر آئے کہ دنگ رہ گئے انہوں نے مشتری Jupiter کو دیکھا تو پتہ چلا کہ اس کے اطراف چار چاند گھوم رہے ہیں۔ موجودہ علم کی رو سے مشتری کے ۱۴ چاند ہیں۔ انہوں نے زہرہ Venus کو دیکھا تو یہ نظارہ منکشف ہوا کہ ہمارے چاند کی طرح زہرہ کی صورتیں بدلتی جاتی ہیں ان مشاہدات کا گیلیلیو پر جو اثر ہوا انہوں نے ۳۰ ر جنوری ۱۶۱۰ء کو ان الفاظ میں قلمبند کیا۔

ترجمہ:- "میں انتہائی حیرت میں مبتلا ہوں اور خدا کا بے حد مشکور کہ اسی کی مرضی نے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ میں ایسے عظیم عجائب کو معلوم کر سکا۔"

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ؎

مرا نور شکلِ ہلال میں مرا حسن بدرِ کمال میں
کبھی دیکھ طرزِ جمال میں کبھی دیکھ شانِ جلال میں
(دُرِّ عدن)

پھر یہ حقیقت کھلی کہ وہ تارے جو دوربین سے بیشمار نظر آتے ہیں وہ دراصل سورج ہیں صرف اس وجہ سے کہ بہت دور ہیں چھوٹے

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ ۹

یہ قرآنی تعلیم ہے۔

حضور نے بڑے درد سے فرمایا جب یہ چھری چلتی ہے تو چلانے والوں کو بھی ناحق کاٹتی ہے آپ پر چھری چلا کر میرا دل زخمی ہوگا۔ آپ خواہ مخواہ ایک تیسرے شخص کو عذاب میں مبتلا نہ کریں۔ استغفار کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے گھریلو جھگڑوں کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا بعض مرد عورتوں پر ظلم کرتے ہیں گندی زبان استعمال کرتے ہیں۔ بدظنی سے ناپاک الزام لگاتے ہیں اور کوئی شرم و حیا اور کوئی خوف نہیں کرتے کہ معاشرے کو کیا دکھ دے رہے ہیں جب چاہتے ہیں ردی کپڑے کی طرح عورت کو پھینک دیتے ہیں انسانیت کا ذرا شائبہ ان میں نہیں ہوتا۔

حضور نے فرمایا بڑی ایسی عورتیں بھی ہیں جو زبان دراز بچوں کو نیکیوں سے محروم کرنے والی۔ نمازیں نہ پڑھنے والی خاوندوں پر بوجھ ہوتی ہیں۔ اگر ایک بچے کو دیکھیں کہ بدکلامی کرتا ہے۔ حقوق ادا نہیں کرتا تو فوراً ذہن میں ایک ماں آجاتی ہے جو اس کو بگاڑ رہی ہے۔

حضور نے فرمایا جھگڑے چکانے کیلئے صرف معانقے کروا دینا اور بغلگیر کروا دینا کافی نہیں۔ یہ بھی ضروری ہے لیکن جب تک اصل تقویٰ دلوں میں پیدا نہ کیا جائے صرف اسی پر انحصار کر لینا بڑی بیوقوفی کی بات صلا ۱۳ ہوگی۔ حضور نے فرمایا جماعت کے سب ادارے ماں باپ۔ بڑے چھوٹے جھگڑے چکانے کے لئے جہاد شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (الفضل ۱۶ ر نومبر ۱۹۸۲ء)

نظر آتے ہیں۔ اگر ہمارا سورج بھی اتنا دور ہوتا تو وہ بھی ایک ستارا نظر آتا بلکہ کئی تارے تو ہمارے سورج سے بہت زیادہ بڑے اور بہت زیادہ روشنی دینے والے ہیں۔ ہماری زمین اور دوسرے سیارے علاوہ زہرہ وغیرہ ایک نظام کے ماتحت سورج کے گرد گھوم رہے ہیں تو آگے سورج اپنے سارے نظام شمسی کے ساتھ Nebula (یعنی کہکشاں) کے مرکز کے گرد گھوم رہا ہے اور موجودہ اندازے کے مطابق ۲۳ کروڑ سال میں ایک چکر پورا کرتا ہے ہمارے سورج کی طرح دوسرے سیارے بھی جن کی تعداد کھربوں میں ہے ایک اصول کے ماتحت مرکز کہکشاں کے گرد گھوم رہے ہیں یہ کہکشاں اتنا وسیع ہے کہ اس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جانے کے لئے روشنی ایک لاکھ سال سے زیادہ عرصہ لگاتی ہے باوجود اس کے کہ روشنی کی رفتار اتنی تیز ہے کہ وہ ایک سیکنڈ میں ۳ لاکھ کلو میٹر کا فاصلہ طے کر دیتی ہے آج سے کوئی ساٹھ سال پہلے ہیئت دانوں میں یہ بحث ہوا کرتی تھی کہ آیا ہمارا کہکشاں کے باہر بھی کوئی اور کہکشاں ہے بعد کے مشاہدات نے ثابت کر دیا کہ بہت سی Nebulae ہیں۔ جو مشاہدہ کئے جا سکتے ہیں ان کی تعداد بھی اس وقت کئی اربوں میں ہے۔ ان اربوں ارب کہکشاں میں جو کھربوں کھرب سورج گھوم رہے ہیں پتہ نہیں کہ ان میں سے کتنوں کے اطراف زمینیں ہیں اور ان زمینوں میں سے کتنوں کے اندر آبادی پائی جاتی ہے سائینس دانوں کے پاس اس وقت اس بارہ میں صرف قیاسیات ہیں۔ امریکہ کے مشہور ہیئت دان ڈاکٹر Carl Sagan لکھتے ہیں:۔

ترجمہ "مجھے تو یہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ یہ کائنات زندگی سے بھری ہوئی ہے لیکن اس وقت ہم انسانوں کو اس کا علم نہیں ہے ہماری تحقیقات تو ابھی ابھی شروع ہوئی ہیں۔"

(Re... بحوالہ Chicago Magazine Spring 1981.)

لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں قرآن مجید کی آیت یسبح لہ ما فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم سے استنباط فرمایا ہے کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں۔

نیز قرآن مجید فرماتا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ

(۴۲:۳۰)

یعنی اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ہے اور ان دونوں کے اندر جو اس نے جاندار پھیلا رکھے ہیں وہ ان کو جمع کرنے پر جب چاہے قادر ہے

اس آیت کریمہ میں آسمانوں اور زمین دونوں میں جانداروں کے پائے جانے کا ذکر ہے نیز ان کے آپس میں جمع ہونے کا بھی ذکر ہے۔ اس آیت کریمہ کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ وہ قطعی آیت ہے جس میں آسمان اور زمین دونوں میں آبادی کا ذکر ہے اور پھر ان دونوں قسم کی مخلوق کے اجتماع کا ذکر ہے جس سے حشر بھی مراد ہو سکتا ہے اور یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ ایسے ذرائع اللہ تعالیٰ کی مشیت سے پیدا ہو سکتے ہیں کہ زمینی اور آسمانی مخلوق کی ملاقات اور اجتماع ہو جائے۔"

(اعجاز القرآن یا ثبت القرآن مرتبہ عرفانی الکبیر صفحہ ۱۸۶)

ایک طرف ہیئت دان نظام در نظام کا مشاہدہ بڑے بڑے اجرام سماوی میں کر رہے ہیں تو دوسری طرف علم طبعیات میں ریسرچ کرنے والے چھوٹی سے چھوٹی چیزوں میں بھی عمیق در عمیق نظام کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں مادے کا چھوٹے سے چھوٹا ذرہ بھی اپنی ذات میں ایک جہان ہے Atoms کے باہمی ربط کے نتیجہ میں Molecules بنتے ہیں۔ مثلاً کھانڈ یعنی شکر کے ایک Molecule میں ۱۲ کاربن کے Atoms ۱۱ آکسیجن کے Atoms اور ۲۲ ہائیڈروجن کے Atoms ایک معین طور پر مربوط ہیں۔ پھر ان میں سے ہر Atom کا ایک مرکز ہوتا ہے جس کے گرد Electrons انتہائی تیزی سے گھومتے ہیں پھر آگے Nucleus میں بھی ترکیب پائی جاتی ہے اور اس کے اجزاء Protons اور Neutrons کہلاتے ہیں اور ان کے درمیان Nuclear ...... کام کرتے ہیں۔ سورج جو ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل دور ہوتے ہوئے بھی اس قدر روشنی اور اربوں سال سے دے رہا ہے اس کا راز Protons کے باہمی Reaction (ردّ عمل) میں مضمر ہے اس Reaction کے نتیجہ میں انتہائی لطیف ترین ذرات بھی سورج سے نکلتے ہیں جو Neutrinos کہلاتے ہیں۔ اگر ہم ایک سیکنڈ بھی سورج کو دیکھیں تو ایک ارب کی تعداد میں Neutrinos ہماری آنکھوں سے گزر جائیں ——— اور سر کے پیچھے سے نکل جائیں گے۔ ہمارے ملک Kolar Gold fields میں Neutrinos پر ریسرچ ہوتا ہے۔ الغرض خواہ ہم خاک کے ایک ذرے کو دیکھیں جس کے اندر بے شمار Atoms پائے جاتے ہیں یا ایک کہکشاں کو جو بے شمار ستاروں پر مشتمل ہے دونوں جگہ پر حیرت انگیز نظام نظر آتے ہیں۔

ہر شخص اپنے دل سے پوچھے کہ کیا یہ سب کچھ ایک قدرتوں والے صانع کی نشاندہی نہیں کر رہے ایک ناقد گھڑی کو بھی دیکھ کر ہم کبھی یہ نہیں کہتے کہ اس کا بنانے والا کوئی نہیں تو پھر اس وسیع کائنات کو دیکھ کر جس کے ذرہ ذرہ میں نظام در نظام پنہاں ہے ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب اتفاق کا نتیجہ ہے کیا ہمارا دل واقعی اس بات پر اطمینان پاتا ہے کہ یہ کائنات اور اس کا نظام بغیر کسی خالق و مالک کے خود بخود ہے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں ؎

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

(باقی)

بیوت الحمد منصوبہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۹ر اکتوبر کو جس عظیم الشان سکیم کا اعلان فرمایا ہے اور جس کی مد کا نام "مکانات مستحقین" تجویز کیا گیا تھا۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام "بیوت الحمد منصوبہ" رکھا ہے اور فرمایا ہے کہ اس منصوبہ کا قیام حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ کے قرآنی حکم کے تابع ہے۔ اور جو لوگ اس مد میں چندہ دے رہے ہیں وہ مستحقین کے حقوق کے قیام کے طور پر دے رہے ہیں نہ کہ صدقہ کی شق کے تابع۔ فی زمانہ غریب نام میں جو صدقہ کی تعریف سمجھی جاتی ہے اس کے تحت رقوم اس مد میں ارسال نہ کی جائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

درخواستہائے دعا

● مکرم مشتاق احمد صاحب پیشہ دار عزیز غلام محی الدین و عزیز نثار احمد آف لوری پاریگام نیز جامعتہائے احمدیہ کشمیر کے سب طلباء و طالبات کی اپنے اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم مہر دین صاحب دہلوی ساکن سکندر آباد نے مورخہ ۱۵ اکتوبر کو اپنے کارخانہ میں ٹائلز بنانے والی ایک نئی مشین کا افتتاح کرایا ہے موصوف کے اس کاروبار کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے ● مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب اور ان کے برادران مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب مکرم بقاء الرحمٰن خان صاحب مکرم شفاء الرحمٰن خان صاحب مکرم مطیع الرحمٰن خان صاحب اور مکرم ظل الرحمٰن خان صاحب تحریک دعا کی غرض سے دس روپے مد اعانت بدر میں ارسال کر کے والدین مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے ● مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مشتاق ساکن شوپیان (کشمیر) مد اعانت بدر میں مبلغ دس روپے ادا کر کے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات اور نیک مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے ● مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر اپنی اہلیہ صاحبہ کے بی۔ایڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم عبد اللطیف صاحب سندھی اپنی والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحیم صاحب سندھی مرحوم جو ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

فقہ اسلامی اور اس کے ماخذ

از مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

فقہ ایک عربی لفظ ہے قرآن کریم میں کئی مقامات پر یہ لفظ سمجھ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ (سورہ توبہ ع ۱۵)

مطلب یہ ہے کہ مومنوں کی جماعت میں ایک گروہ دین میں سمجھ اختیار کرنے کی خاطر نکلے۔

فقہ کے اصطلاحی معنی:۔ فقہ کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ فقہ شریعت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ان احکام کا نام ہے جن کا تعلق انسان کے اعمال ظاہری سے ہے اور جو تفصیلی دلائل سے اخذ کئے گئے ہوں۔

احکام کی تعریف:۔ اس جگہ احکام سے مراد وہ مسائل عملیہ ہیں جو لوگوں کو روزمرہ کے اعمال میں پیش آتے ہیں خواہ ان کا تعلق مسائل عبادات سے منسلک ہو جیسے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل یا ان کا تعلق معاملات سے ہو۔

معاملات کی تعریف:۔ معاملات سے مطلب معاشرے کے وہ تمام عہد و پیمان ہیں جن کے ذریعہ لوگ باہمی لین دین کرتے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں اجمالاً و تفصیلاً ان کا ذکر موجود ہے جیسے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۔ اس میں خرید و فروخت۔ شفعہ۔ ہبہ۔ شرکت وغیرہ جملہ جزئیات شامل ہیں۔ تفصیلی دلائل کا مطلب وہ تمام اصولی اور شرعی دلائل ہیں جو عملی مسائل کے جواز کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ جیسے عملی عبادات میں قرآن کریم کی آیات سے اس عملی عبادت کو درست اور صحیح قرار دیا جاتا ہے اور کسی مسئلہ کو سنت نبوی کے ذریعہ سے درست قرار دیا جاتا ہے اور کسی امر کو اجماع امت اور قیاس کے ذریعہ ثابت کیا جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ لوگوں کے روزمرہ کی زندگی کے مسائل کو شرعی قرار دینے اور اس پر عمل کرنے کے لئے فتویٰ کا جواز پیدا کرنے والے علم کا نام علم فقہ ہے۔

علم فقہ کے اقسام:۔

علم فقہ کی دو بڑی قسمیں ہیں

(۱) وہ امور جو دین سے تعلق رکھتے ہیں جیسے عبادات وغیرہ

(۲) وہ امور جو دنیوی معاملات سے متعلق ہیں۔ پہلی قسم یعنی امور دینی میں نماز روزہ حج اور زکوٰۃ وغیرہ کی کیفیت اور تفصیل بیان کی جاتی ہے دوسری قسم دنیوی کے آگے پھر تین اقسام ہیں اوّل مناکحات اس میں نکاح۔ طلاق۔ خلع۔ عدت۔ ظہار۔ ایلاء۔ لعان وغیرہ کے احکامات اور ان کی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں دوم۔ معاملات اس میں مالی معاملات مثلاً لین دین۔ عقود اور ان کے متعلق حقوق سے بحث ہوتی ہے جیسے بیع و شراء۔ شفعہ۔ اجارہ۔ ہبہ۔ امانت عاریت۔ ضمانت۔ حوالہ۔ شرکت وغیرہ (سوم) عقوبات اس سے مراد حدود و تعزیرات ہیں اس میں قتل۔ بدکاری۔ چوری۔ شراب خوری۔ تہمت لگانے والے سے متعلق تفصیلی احکام بیان کئے جاتے ہیں یعنی ہر ایک جرم اور اس کی نوعیت کے مقابل پر اس کی حد اور سزا کی تفصیل بتائی جاتی ہے۔ مثلاً قتل ہے آگے اس کی نوعیت دیکھی جائے گی کہ مثلاً قتل عمد ہے یا قتل شبہ عمد ہے یا قتل خطا ہے اس کے بعد سزا کے احکام مرتب ہوں گے مثلاً قصاص۔ خون بہا۔ دیت اور تعزیری سزائیں وغیرہ — الغرض فقہ اسلامی یا تو آخرت سے متعلق ہیں جیسے عبادات وغیرہ یا دنیا سے متعلق ہیں جن کی مذکورہ قسمیں بتائی گئی ہیں یعنی مناکحات۔ معاملات اور عقوبات۔ گویا وہ اصول جو ایک مرد اور اس کی بیوی کی زندگی کو اسلامی اصول کے تحت استوار رکھنے کے لئے وضع کئے گئے ہیں وہ علم فقہ میں مناکحات کے نام سے موسوم ہیں اور معاشرتی اور اقتصادی بہبودی اور فلاح کے لئے جو قوانین ہیں انہیں معاملات کہتے ہیں اور معاشرہ اور تمدن کو پُر سکون رکھنے کے لئے جن اصلاحی اور تعزیری قوانین کی حاجت ہوتی ہے وہ اصطلاح فقہ میں عقوبات کہلاتے ہیں۔

فقہ اسلامی کے ادوار

بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر ہمارے زمانے تک فقہ اسلامی پر چھ دور گزرے ہیں اور ہر دور کے آئمہ فقہ کے اجتہادات اور فتاویٰ کا عالم اسلامی پر گہرا علمی اور فقہی اثر پڑا ہے چنانچہ ان ادوار کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) فقہ بعہد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وہ زمانہ جب حضور علیہ السلام زندہ تھے اور آپؐ کا وجود ہی ماخذ فقہ تھا

(۲) فقہ بعہد کبار صحابہ اس سے مراد خلفاء اربعہ کا زمانہ ہے۔

(۳) فقہ بعہد صغار صحابہ و تابعین یہ عرصہ پہلی صدی کے اخیر تک ختم ہو جاتا ہے

(۴) وہ دور جس میں بڑے بڑے آئمہ فقہ ظاہر ہوئے جو مسلّم طور پر فقہ کے پیشوا تسلیم کئے گئے اور علم فقہ نے ایک مستقل علم کی حیثیت حاصل کر لی یہ دور تیسری صدی ہجری تک ختم ہو جاتا ہے۔

(۵) فقہ کا وہ دور جس میں علم فقہ سے متعدد بڑی بڑی ضخیم کتابیں مدوّن کی گئیں اور مسائل فقہی کی کثرت کے پیش نظر مسائل کی تحقیق کے لئے باہم جدل کی گرم بازاری ہوئی۔ یہ دور بغداد میں خلافت عباسیہ کے زوال تاتاری غارت گری کی ابتداء اور اس کے چند دنوں بعد تک مصر میں قائم رہ کر ختم ہو گیا۔

(۶) زمانہ تقلید یعنی فقہ کا وہ زمانہ جس میں آئمہ فقہ کے مقلدین پیدا ہوئے اور یہ دور آج تک جاری ہے۔

فقہ اسلامی کا پہلا ماخذ۔ قرآن کریم ہے جو اللہ تعالےٰ کا مصفّٰی کلام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ قرآن شریف کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف خدا کا کلام ہے جو جو آیات قرآن کریم کی نازل ہوتی جاتی تھیں انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ساتھ لکھواتے جاتے تھے اور ربّانی تفہیم کے مطابق ان کی ترتیب بھی خود مقرر فرمائی۔ چنانچہ اس بارہ میں صحیح احادیث موجود ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل احادیث بھی ہیں۔

عن ابن عبّاسٍ قال قال عثمان ابن عفّانٍ رضی اللّٰہ عنہما کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ شیءٌ دعا لبعض ما کان یکتب فیقول ضعوا ھٰؤلاء الاٰیاتِ فی السّورۃِ الّتی یذکر فیھا کذا وکذا فاذا نزلت علیہ الاٰیہ فیقول ضعوا ھٰؤلاء الاٰیاتِ فی السّورۃ الّتی یذکر فیھا کذا وکذا

(ترمذی و ابو داؤد)

یعنی حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (جو خود بھی کاتب وحی تھے) فرمایا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی آیات اکٹھی نازل ہوتی تھیں تو آپ اپنے کاتبان وحی میں سے کسی کو بلا کر ارشاد فرماتے تھے کہ ان آیات کو فلاں سورۃ میں فلاں جگہ لکھو اور اگر ایک ہی آیت اُترتی تھی تو پھر بھی اسی طرح کسی کاتب وحی کو بلا کر اور جگہ بتا کر اُسے تحریر کروا دیتے تھے۔

اس سے نہایت یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ نزول قرآن کی ابتداء سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدہ طور پر کاتبان وحی کے ذریعہ سے اپنی نگرانی میں قرآنی وحی قلمبند فرمالیا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جبکہ نزول قرآن مکمل ہو چکا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے صحابہ سے مشورہ کے بعد حضرت زید بن ثابتؓ انصاری کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے ارشاد فرمایا کہ وہ قرآن کریم کو باقاعدہ مصحف کی شکل میں اکٹھا لکھوا کر محفوظ کرا دیں چنانچہ تعمیل ارشاد میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نہایت اخلاص اور جد و جہد کے ساتھ قرآن کریم کو باقاعدہ مصحف کی شکل میں لکھا کر دیا اس کے بعد جب اسلام اکناف عالم میں پھیل گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفۂ ثالث نے قرآن کریم کی متعدد کاپیاں لکھوا کر سب اسلامی ملکوں میں رکھوا دیں غرض فقہ اسلامی کا سب سے پہلا ماخذ وہ قرآن ہے جس کے بارہ میں دوست و دشمن سب تسلیم کرتے ہیں کہ بغیر کسی قسم کی تبدیلی کے وہی ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا چنانچہ سر ولیم میور لکھتے ہیں کہ "دُنیا کے پردے پر غالباً قرآن کے سوا اور کوئی کتاب

[illegible] جو بارہ سو سال کے طویل عرصہ تک بغیر کسی قسم کی تحریف و تبدیلی کے اپنی اصلی صورت میں محفوظ رہی ہو گی۔

فقہ اسلامی کا دوسرا ماخذ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور تیسرا ماخذ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ان دونوں ماخذوں کو الگ الگ بیان کرنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ بعض لوگوں نے سُنّت اور حدیث کے فرق کو نہیں سمجھا اور نہ ہی دونوں میں کوئی فرق کیا ہے۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کی وضاحت کر دی جائے اس ضمن میں سب سے پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کو اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ میں امتِ مسلمہ کے لئے "حکم و عدل" کے مقام پر فائز فرمایا ہے۔ آپ کا مبترک کلام درجِ ذیل کیا جاتا ہے:-

"قرآن خدا کا قول ہے اور سُنّت رسول اللہ کا فعل اور حدیث سُنّت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔ نعوذ باللہ یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث جو ایک ظنی مرتبہ پر ہے قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی۔ قرآن اور سُنّت نے اصل کام سب کر دکھایا ہے اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے حدیث قرآن پر کیسے قاضی ہو سکتی ہے؟ قرآن اور سُنّت اس زمانہ میں ہدایت کر رہے تھے جبکہ اس مصنوعی قاضی کا نام و نشان نہ تھا۔ یہ مت کہو کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے بلکہ یہ کہو کہ حدیث قرآن اور سُنّت کے لئے تائیدی گواہ ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۸۳)

حدیث اور سنت میں فرق:-

یاد رکھنا چاہیئے کہ عام لوگ حدیث اور سُنّت میں فرق نہیں کرتے۔ دراصل یہ دونوں چیزیں الگ الگ ہیں۔ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اقوال یا افعال کا نام ہے جو راویوں کی زبانی روایت کی بناء پر سینہ بسینہ محفوظ چلے آتے تک پہنچے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے روایت کی اور صحابہ سے تابعین تک اور تابعین سے تبع تابعین تک اور تبع تابعین سے ان کی بعد کی نسل تک اور پھر ڈیڑھ سو یا دو سو سال کے بعد لوگوں کے سینوں سے جمع کرکے ائمہ حدیث کی تحقیق و تدقیق کے بعد کتابی صورت دی گئی۔ مگر سُنّت کسی لفظی یا زبانی روایت کا نام نہیں ہے بلکہ سُنّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعلی یعنی تعامل کا نام ہے جس پر آپ نے خود عمل فرمایا اور مسلمانوں کو اپنے اسوۂ حسنہ سے اس پر قائم فرمایا اور پھر مسلمانوں کے متحدہ تعامل کے ذریعہ ایک نسل سے دوسری نسل تک اور دوسری نسل سے تیسری نسل تک علیٰ ہذا القیاس تواتر منتقل ہوتا گیا۔ پس سُنّت حدیث سے بالکل علیحدہ اور جدا گانہ چیز ہے۔ اور حدیث کی نسبت بہت زیادہ وزن اور ثقہ کا پہلو رکھتی ہے۔ سُنّت کی مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نماز کا حکم قرآن مجید میں نازل ہوا۔ تو بظاہر نماز کی پوری کیفیت اور تفصیل درج نہ ہوئی کہ دن رات میں کتنی نمازیں ہیں۔ نمازوں کا کون کون سا وقت ہے اور ہر نماز میں کتنی رکعات ہونی چاہئیں اور ہر رکعت کس طرح ادا کی جانی ضروری ہے وغیرہ وغیرہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی وحی خفی کے ماتحت یا اپنے نورِ نبوت کی روشنی میں صحابہ کے سامنے ان احکام کا عملی نمونہ پیش کیا [illegible] سُنّت کہتے ہیں

الغرض ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ فقہ اسلامی کا اصل ماخذ قرآن کریم ہے جو خالص خدا تعالیٰ کا کلام ہے دوسرے درجہ پر سُنّت ہے جو قرآن کریم کی عملی تشریح ہے جو خدا کے رسولؐ نے اپنے عملی نمونہ سے قائم فرمائی اور پھر صحابہ کرام کے عملی نمونہ کے ذریعہ بعد والی نسل کو پہنچی اور اسی طرح مسلسل ایک شمع سے دوسری شمع روشن ہوتی چلی گئی لیکن اس کے مقابل پر حدیث جو قولی روایات کا مجموعہ ہے (فعلی اور تقریری حدیثیں بھی دراصل قولی روایات کے ذریعہ ہی ہم تک پہنچی ہیں) ایک تائیدی گواہ کا رنگ رکھتی ہے۔ مگر ایک زبردست تائیدی گواہ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مگر بہر حال حدیث کو وہ بنیادی مقام حاصل نہیں ہے جو قرآن اور سُنّت کو حاصل ہے۔

فقہی مسائل میں اختلاف کی وجہ:-

فقہی مسائل میں اختلاف کی ایک بھاری وجہ یہ بھی ہے کہ مذکورہ بالا تینوں امور یعنی قرآن۔ سنت اور حدیث کے اصل مراتب اور مقام میں تعدیل سے کام نہیں لیا گیا اور بعض لوگوں نے حفظ مراتب کا خیال نہ کیا۔ مثلاً قرآن کریم میں تقسیم صدقات کے سلسلہ میں المؤلفۃ قلوبہم کا بھی ذکر ہے مگر بعض اماموں نے اس کو منسوخ قرار دے دیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ وقد سقط منھا المؤلفۃ قلوبھم لأنّ اللہ تعالیٰ اعزّ الاسلام یعنی قرآن کریم میں جو تالیف قلب کی خاطر مال دیا جانا لکھا ہے یہ منسوخ ہے کیونکہ اب اس کی ضرورت نہیں اب اسلام غالب آگیا ہے۔

اب ایک طرف قرآن ہے جس میں تالیف قلب کی فرضیت لکھی گئی ہے مگر حدیث کی بعض روایات اور بعض اماموں کی رائے کی بناء پر آیتِ قرآنی کو منسوخ قرار دے دیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں اختلافات پیدا ہوئے یہ تو صرف ایک مثال ہے ورنہ ایسی مثالیں بہت ہیں۔ اور اگر مذکورہ بالا مراتبِ ثلاثہ کا خیال رکھا جاتا تو یہ اختلافات پیدا نہ ہوتے اور نہ ہی آیاتِ قرآنی کے بارے میں ناسخ و منسوخ کی بات کہی جاتی۔ ہمارے اس موقف کی تائید میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے آپ فرماتے ہیں

"جب کوئی مسئلہ نہ کتاب اللہ میں ملے اور نہ سُنّتِ رسول اللہ میں تو میں اقوالِ صحابہ پر غور کرتا ہوں"۔

(کتاب ابن عبد البر)

☆

وقفِ عارضی کی اہمیت

از مکرم عبد المالک صاحب صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ لاہور

ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آخری زمانہ میں اسلام غالب آئے گا اور اس کا غلبہ تمام ادیان پر ہو گا اور قرآن کی حکومت تمام دلوں پر قائم ہو گی۔ اس غرض کے لئے کہ اسلام کی سر بلندی ہو یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کریں اور ہماری زندگیوں کا ایک ہی مقصد ہو اور وہ یہ کہ اسلام ساری دنیا میں غالب ہو جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر احمدی اپنی زندگی وقف کرے جس کی اہمیت آپؑ نے درج ذیل الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

"انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کرکے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۹۸-۹۹)

اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے والے کبھی دینی اور دنیوی نعمت سے محروم نہیں رہتے بلکہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر رنگ میں اپنے فضلوں سے نوازتا ہے اور اس راہ میں اس قدر لطف انسان کو آتا ہے کہ اس کا عرفان ایک واقفِ زندگی کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اس باب میں خود صاحب تجربہ ہوتے ہیں اس لئے ان کا نمونہ واجب العمل اور واجب الاطاعت ہوتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"تم دیکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۰)

حضورؑ کی واضح اور پُر سوز ہدایات اور پھر حضورؑ کا ذاتی نمونہ اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم بھی جو حضورؑ کے خادم ہیں آپؑ کے ارشادات پر عمل کریں تاکہ اشاعتِ اسلام اور غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر ہو جائیں۔ اس امر کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

"میں جماعت میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں"۔ (الفضل ۲۳ر مارچ ۱۹۶۶ء)

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں

از مکرم ڈاکٹر سید حمید الدین احمد صاحب جمشید پور (بہار)

روزِ ازل سے آج تک انسان موجوداتِ عالم میں خوب سے خوب تر جنس کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے وہ کوئی کوشش اور تگ و دو ہے جو حضرتِ انسان نے نہیں کی حتیٰ کہ آج وہ اپنی ... کے نتیجہ میں چاند پر بھی جا پہنچا مگر پھر بھی اس کی تشنگی باقی ہے اور وہ اپنے گوہرِ مقصود کو حاصل کرنے میں بُری طرح ناکام ہے۔ آخر کیوں؟

یہ سوال ہر ذی شعور انسان کے دل و دماغ پر مسلط ہے مگر اس کے جواب سے محروم ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اُس نے اپنے حقیقی مقصدِ زندگی کو بُھلا دیا ہے خالقِ کائنات نے اس کی زندگی کا مقصد جو اپنے ازلی قانون میں فرمایا ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ کہ ہم نے جن و انس کو خاص اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے تاکہ وہ ہمارے رنگ میں رنگین ہو جائیں کیونکہ ہم ہی لائقِ پرستش اور عملی آئیڈیل ہیں۔ ہم جیسا کوئی نہ کوئی تھا اور نہ کوئی ہوگا بالفاظ دیگر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خوب سے خوب تر بلکہ خوب ترین ... ہی ہے۔ اس کو حاصل کرنا اور اس سے اپنی خوب تر یا خوب ترین جستجو کی پیاس بجھانا اپنے گوہرِ مقصود کو حاصل کرنا ہے۔ مگر حضرتِ انسان مادیات کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور مادی اشیاء سے ہی تسکینِ قلب کے سامان مہیا کرنا چاہتا ہے جو ایک خام خیالی ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر فنی رُوح اور مادہ سے مرکب ہے اور انسان خود رُوح اور مادہ سے مرکب ہے۔ مادہ فانی ہے اور رُوح لافانی۔ وہ رُوح جو خلاقِ عالم نے اپنی جانب سے ہر شی میں ودیعت کی ہوتی ہے نہایت ہی قیمتی شئی ہے جس کے متعلق زمانہ کے امام موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے کہ:

> تُو نے خود رُوحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
>
> اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

ہر فرد بشر مخلوقات میں اسی رُوح کی کارفرمائی ہے جس سے کارخانہ عالم رواں دواں ہے اور وہ رُوح اُس کی محبت کا دم بھرتی ہے۔ حضرتِ انسان میں سے بھی جنہوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا ہے وہ اس کے عاشقِ زار ہیں اور وہ اپنی تمام نفسانی اور مادی خواہشات کو فنا کر کے ایک رُوحانی زندگی پاتے ہیں اور اپنے حال و قال سے اس شعر کے مصداق ہیں کہ

> من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
>
> تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

جب عاشق و معشوق یک جان اور دو قالب ہو جاتے ہیں تو عاشقِ صادق کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ اس میں اور اس کے معشوق میں کوئی فرق نہیں رہتا ہے اور خدا کی خواہش اس کی خواہش ہو جاتی ہے۔ اس طرح وہ اپنے گوہرِ مقصود کو پا لیتا ہے۔ پھر وہ کسی خوب تر جنس کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ ... اسے ... خوب ترین وجود کی خوبی پاتے ہیں اور اُسی کا نعرہ دیتے ہیں اور ... گن گاتے ہیں اور صدقِ دل سے الحمد للہ رب العالمین کا نعرہ لگاتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اس ... خوب ترین جنس کو کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے جبکہ شاعر کا قول ہے کہ

> دل کے آئینہ میں ہے تصویرِ یار ⁂ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اس نے "ذرا گردن جھکائی دیکھ لی" کے الفاظ کہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہاں ذرا گردن جھکانے کا سوال نہیں ہے بلکہ اپنی ہستی کو خدا تعالیٰ کی راہ میں فنا کرنے کا سوال ہے۔ یعنی اپنی خواہشات مرادات اور ارادات کو خدا کی مرضی کے تابع کرنے کا سوال ہے۔ نفسِ امارہ کو کچل کر نفسِ لوامہ کے ... دائرہ میں داخل کرنے کے بعد نفسِ مطمئنہ کے پُرامن محل میں سکونت پذیر ہونے کا سوال ہے۔ جب یہ تمام مرحلے طے ہو جاتے ہیں تو وہ گوہرِ مقصود حاصل ہو جاتا ہے ... انسان مارا مارا پھر رہا ہے اور ... ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں ... پریشان ہے۔ کاش کہ لوگ اس حقیقت کو سمجھ لیں اور امام الزمان ... کے بتائے راستوں پر گامزن ہو کر صحیح اسلام کی ... اور اپنی زندگی ... کو پا لیں۔

آمین ... بات

واللہ اعلم

۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۶ء کے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کیلئے

ضروری ہدایات

(۱) جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موجودہ عہدیداران کی منظوری کی میعاد ۳۰ر اپریل ۱۹۸۳ء کو ختم ہو رہی ہے اس تاریخ سے پہلے پہلے آئندہ تین سال مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء کے لئے جملہ جماعتوں کے عہدیداروں کا انتخاب کروا کر نظارت ہذا سے منظوری حاصل کر لی جانی ضروری ہے۔ لہٰذا امراء اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر اپنی اپنی جماعت کے نئے عہدیداران کا حسبِ قواعد انتخاب کروا کر مفصل رپورٹ نظارت ہذا میں بغرض ضروری کارروائی بھجوا دیں۔ اس غرض سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے شائع شدہ قواعد و ضوابط کی ایک ایک کاپی جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے امراء و صدر صاحبان و مبلغین کرام کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے انتخاب کی کارروائی شروع کرنے سے قبل ان قواعد کا بغور مطالعہ کر لیا جائے اور بوقت انتخاب ان کو ملحوظ رکھا جائے۔ اور رپورٹ بھجواتے وقت اس میں خاص طور پر نوٹ لکھا جائے کہ عہدیداران کے انتخاب کی کارروائی میں ان قواعد کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

(۲) نظارت ہذا کے اس اعلان کے بعد جملہ امراء و صدر صاحبان کا فرض ہے کہ وہ تمام افرادِ جماعت کو اطلاع کر دیں کہ آئندہ سہ سالہ انتخاب ہونے والے ہیں اور ... قواعد کا اعلان جماعت میں اعلان کیا جائے۔ تاکہ کوئی فردِ جماعت اس اطلاع سے محروم نہ رہ جائے اور وہ یہ اعتراض نہ کر سکے کہ مجھے علم نہیں ہوا۔

(۳) نظارت ہذا اُمید کرتی ہے کہ جملہ امراء و صدر صاحبان قواعد و ضوابط اور ان ہدایات کی پابندی کریں گے اور بوقت انتخاب ان کو ملحوظ رکھیں گے۔

(۴) مبلغین کرام اور انسپکٹران بیت المال آمد۔ تحریک جدید۔ وقف جدید اور معلمین وقفِ جدید کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دوروں میں ماہ جنوری ۱۹۸۳ء کے بعد جس جماعت میں جائیں ان قواعد کے ماتحت انتخاب کروائیں ان کو خود انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ان کا کام اس امر کی نگرانی کرنا ہے کہ اجلاس کی کارروائی حسب قواعد ہو رہی ہے یا نہیں۔ ... غرض کے لئے وہ انتخاب کے اجلاس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی خلافِ قاعدہ کارروائی ہو تو صدرِ اجلاس کو مناسب رنگ میں توجہ دلائیں اگر پھر بھی اصلاح نہ ہو تو ... دفتر ... کو مطلع ... تاکہ منظوری کی کارروائی کے وقت ان کی رپورٹ کو مدنظر رکھا جا سکے۔ نوٹ: اگر کسی جماعت میں انتخاب قواعد کی کاپی نہ ملی ہو تو ۱۵ر جنوری ۸۳ء تک نظارت علیا کو اطلاع دیں تاکہ دوبارہ بھجوا دی جائے۔ — ناظر اعلیٰ قادیان

ضروری اعلان از طرف نظارت امور عامہ

نظارت امور عامہ قادیان کی جانب سے ماہ نومبر ۸۲ء میں تمام جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو ایک سرکلر چٹھی ارسال کی گئی ہے جس میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھارت کے تمام احمدیوں کی تعداد معلوم کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا ہے لہٰذا اس امر کی تکمیل کی خاطر جملہ امراء اور صدر صاحبان جماعت احمدیہ اپنی اپنی جماعتوں سے ذکور و اناث کی صحیح تعداد مندرجہ ذیل خاکہ کی خانہ پُری کر کے ارسال فرما دیں۔ نظارت ہذا کو ابھی تک مذکورہ ... چٹھی خانہ پُری کر کے اکثر جماعتوں کی طرف سے واپس موصول نہیں ہو رہی ہے۔ اس لئے بطور یاد دہانی یہ اعلان کروایا جا رہا ہے کیونکہ احمدیوں کی مردم شماری کی ... رپورٹ ... حضور بزرگوار کی خدمت میں ارسال کرنی ہے۔ اس کام کو جلد ... سرانجام دے کر نظارت ہذا کو جلد از جلد افرادِ جماعت کی صحیح تعداد سے نظارت امور عامہ ... خاکہ کے مطابق بھجوا دیا جائے۔

۷ سال سے کم عمر کے بچے اور بچیوں کی تعداد	تعداد اطفال ۷ سال سے ۱۵ سال تک	تعداد خدام ۱۵ سال سے ۴۰ سال تک	تعداد انصار ۴۰ سال سے اوپر	تعداد ناصرات ۷ سال سے ۱۵ سال تک	تعداد لجنہ ۱۵ سال سے اوپر	کل تعداد افراد جماعت

دستخط امیر / صدر جماعت احمدیہ ....

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

Phone. 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

مِنجانِب :- تپسیا ربر ورکس

۴۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"مَیں وُہی ہُوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" ص۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بون مل

۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

محبّت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس - ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM

برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004
PHONE No. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین - معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ -

ایر بیگ - ہینڈ بیگ - (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES

17 - A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۴۷۱۴

ارشاد نبوی

اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ وَاِنْ قَلَّ - (صحیح مسلم)

(ترجمہ) اللہ کو وہ نیک کام بہت پسند ہے جس کا کرنے والا اسے ہمیشہ ہی کرتا رہے۔ اگرچہ وہ کام تھوڑا ہی ہو۔

محتاج دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔" (صحیح بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

"نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا تمہیں خدا اپنی طرف کھینچے۔" (تذکرۃ الشہادتین)

پیشکش:-

محمد اماں اختر نیاز سلطانہ پارٹنرز

صابری موٹرس

۳۲- سیکنڈ مین روڈ

سی۔ آئی۔ ٹی۔ کالونی

مدراس - ۶۰۰۰۰۴

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو۔ ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - یاری پورہ - کشمیر

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS

No. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM. MOOSA RAZA } BANGALORE - 2.

PHONE 605558 }

حیدر آباد میں فون:- ۴۲۲۰۱

ریلائبل ہومیو ڈسپنسری

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیئرنگ شاپ (آغا پورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ۵ ص ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز - کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے